﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۱۳/ستمبر ۲۰۰۲ء | ۴/رجب ۱۴۲۳ ہجری قمری ❁ ۱۳/تبوک ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۳۷

وہ تمہارے ساتھ ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شامل تھے۔ حضورؐ نے فرمایا:۔
مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ جس وادی سے بھی تم گزرتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کو کسی عذر نے روک رکھا ہے۔
(صحیح بخاری کتاب المغازی باب نزول النبی الحجر)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں
خداتعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا، وہ مغز چاہتا ہے

”بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گزارہ مشکل ہے۔ بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو اُن کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آسکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دُعا کرنے کی کیا حاجت؟ دُعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس دَر کے نہ ہو، اُسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔
غرض ﴿رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً......الخ﴾ (البقرہ:۲۰۲) ایسی دعا کرنا صرف انہی لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ اُن کے ربّ کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں۔
آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دُکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن۔ غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ۔
سچی توبہ ایک مشکل امر ہے۔ بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔ توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خداتعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا، وہ مغز چاہتا ہے۔
دیکھو خدا یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاوے۔ بعض لوگ اپنے شرکاء نفسانی کے واسطے بہت حصہ رکھ لیتے ہیں اور پھر خدا کا بھی حصہ مقرر کرتے ہیں۔ سو ایسے حصہ کو خدا قبول نہیں کرتا۔ وہ خالص حصہ چاہتا ہے۔ اس کی ذات کے ساتھ کوئی شریک بنانے سے زیادہ اس کو غضبناک کرنے کا اور کوئی آلہ نہیں ہے۔ ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں سب گناہ معاف کروں گا مگر شرک نہیں معاف کیا جاوے گا۔
یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پوجا کی جاوے۔ یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بے وقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اُس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خداتعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔ توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ ان کی دست بُرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا“۔ (ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۲)

مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے

سامنے کا نور ان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہوگا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو۔

مومنوں کے لئے ان کا نور ان کے آگے اور دائیں طرف تیزی سے چلنے کی تشریحات۔

(آیات قرآنیہ، احادیث نبوی، علماء کی تفاسیر اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۰/اگست ۲۰۰۲ء)

(لندن ۳۰/اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ مسلم جماعت سے متعلق میرے دل میں بہت عزت واحترام ہے

جماعت احمدیہ کی مذہبی رواداری اور مذہب کے بارہ میں اعتدال پسند نظریات پر خراج تحسین

(ممتاز برطانوی فلاسفر سر مائیکل ڈمٹ(Professor Sir Michael Dummett)
کا جلسہ سالانہ برطانیہ پرحاضرین سے خطاب)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جن غیر از جماعت معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا ان میں پروفیسر سر مائیکل ڈمٹ(Professor Sir Michael Dummett) بھی شامل ہیں۔ آپ موجودہ دور کے ایک ممتاز برطانوی فلاسفر مانے جاتے ہیں۔ آپ دنیا کے مختلف اہم اور مشہور تعلیمی اداروں میں پڑھا چکے ہیں جن میں برطانیہ کا All Souls College آکسفورڈ اور برکلے یونیورسٹی (کیلیفورنیا، امریکہ) قابل ذکر ہیں۔ آپ امیگریشن اور ریفیوجیز کی بہبودی کی کئی کمیٹیوں کے رکن ہیں اور عرصہ تیس سال سے اس میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ آپ نسلی امتیاز اور امیگریشن کے موضوع پر پورے یورپ میں ایک مستند شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کی اس سلسلہ میں خدمات کی بنا پر حکومت برطانیہ نے ۱۹۹۱ء میں آپ کو "Sir" کے خطاب سے نوازا ہے۔

آپ نے جلسہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"I am very happy to be here and have been greatly impressed by such large number of people who have come here from all over the world; as well as the atmosphere of peace and goodwill.

I am not a Muslim, but a Christian. But, ever since my first contact with it, I have had the deepest respect for the Ahmadiyya branch of the Muslim faith for two principal reasons.

The first is its tolerance and its rejection of the attitude towards members of the other religions sometimes described as fundamentalists. The attitude that they are enemies of peace and so beyond redemption. Ahmadis see those who belong to other faiths as beloved of God like themselves and capable of salvation by their Merciful and Compassionate Creator.

The other reason is its completely rational approach to religion; its belief that the intellect is to be applied to religious questions, that God requires us to use our minds in thinking about religion as about all other topics. This is illustrated with great strength in the impressive book by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad ('Revelation, Rationality, Knowledge and Truth' sic.)

I wish you all the greatest success with the Convention, at which you have kindly allowed me to be present and to address you."

یعنی مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور دنیا کے مختلف ممالک سے اتنے بہت سے لوگوں کے اجتماع اور امن اور اپنائیت کی فضا نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔

سر مائیکل ڈمٹ نے کہا کہ مَیں مسلمان نہیں ہوں بلکہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں لیکن جب سے میرا رابطہ مسلمانوں کے مذہب سے تعلق رکھنے والی احمدیہ برانچ سے ہوا ہے میرے دل میں اس کے لئے بہت عزت واحترام ہے۔ اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو آپ کا مذہبی رواداری کا سلوک اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ اس رویہ کو جسے بنیاد پرستی کہا جاتا ہے مسترد کرنا ہے۔ احمدی ان لوگوں کو بھی جو دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں اپنی طرح خدا کی مخلوق سمجھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کی نجات بھی نہایت رحیم وکریم خالق کی مہربانی سے ممکن ہے۔ دوسری وجہ مذہب کے بارہ میں آپ کے اعتدال پسند نظریات ہیں۔ آپ کا یہ یقین کہ مذہبی امور سے متعلق عقل اور فراست کو استعمال کیا جائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم مذہب کے بارہ میں بھی اپنی عقلوں کو اسی طرح استعمال کریں جس طرح اور معاملات میں کرتے ہیں۔ یہ تمام باتیں بہت قوی دلائل کے ساتھ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی کتاب Revelation,Rationality,Knowledge & Truth میں مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں۔

تقریر کے آخر پر سر مائیکل نے کہا کہ مَیں آپ کے اس کنونشن کی کامیابی کی تمنا رکھتا ہوں جس میں شمولیت کی آپ نے مجھے دعوت دی اور آپ سے مخاطب ہونے کا موقع دیا۔

(مرسلہ: سلیم احمد ملک)

ہو جائے کبھی اُن کی عنایات کی صُورت

اب دیکھئے کب نکلے "ملاقات" کی صُورت
کچھ عرض کی صُورت کہ مناجات کی صُورت
آہوں کے ہیولے میں ہے جذبات کی صُورت
فریاد کے پیکر میں خیالات کی صُورت
قَومے کی ہے صُورت کبھی سَجدات کی صُورت
قَعدے کی ہے صُورت تو تحیّات کی صُورت
آنکھیں ! کہ بہے جاتی ہیں برسات کی صُورت
دل ہے کہ گھٹا جاتا ہے لمحات کی صُورت
ہو جائے کبھی اُن کی عنایات کی صُورت
آ جائیں میرے دل میں وہ بارات کی صُورت
بس ختم ہی ہو جائے یہ آفات کی صُورت
لے جائیں میرے دل کو وہ سوغات کی صُورت
پھر رکھیں اسے قدموں میں بانات کی صُورت
یوں کچھ تو سنبھل جائے گی حالات کی صورت
تھم جائے گا ہر وقت کا اشرؔف کا تڑپنا
بن جائے گی کچھ دیر ملاقات کی صورت

(محمد شفیع اشرف (مرحوم))

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے پہلے سورۃ الحدید کی آیت ۱۳ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس دن تو مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف تیزی سے چل رہا ہے۔

اسی آیت کے مضمون کے تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث نبوی بھی سنائی اور پھر علامہ فخر الدین رازی کی تفسیر کے حوالہ سے بتایا کہ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ہر ثواب یافتہ کو اس کے عمل اور ثواب کے موافق نور حاصل ہوگا اور ثواب کے کم و بیش ہونے کی صورت میں انوار کے درجات بھی مختلف ہوں گے۔ کچھ وہ ہونگے جن کو پہاڑ کے برابر نور ملے گا اور بعض کا نور صرف قدموں میں روشنی دینے تک محدود ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے علامہ شہاب الدین آلوسی کی تفسیر کے حوالہ سے بھی اس آیت کے مضامین کا ذکر فرمایا۔ وہ لکھتے ہیں کہ عام مفہوم میں نور کی دو قسمیں ہیں۔ سامنے کا نور جوان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کررہا ہوگا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو روشن کررہا ہوگا۔ جمہور کے نزدیک اصل نور تو دائیں طرف کا نور ہے اور جو سامنے نور ہوگا وہ اسی نور کا انتشار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات بھی اس تعلق میں پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔ مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہی روحانی حسن وجمال ہے جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کے بعض عربی اور اشعار کا ترجمہ بھی سنایا جن میں نور کے مضمون کا ذکر ہے اور مہاشہ محمد عمر صاحب کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بتایا جس میں حیرت انگیز طور پر ظاہری لحاظ سے بھی اس آیت کے مضمون کا اطلاق ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

❀❀❀..........❀❀..........❀❀❀

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلمی جہاد

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ. وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ﴾

(سورۃ الصف آیت ۱۰)

غلبۂ اسلام کی آسمانی تقدیر

عالمگیر غلبہ اسلام اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا ایک حصہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ خواہ مشرک کتنا بھی ناپسند کریں، خداتعالیٰ کی تقدیر برحق لازمی طور پر پورا ہو کر رہے گی۔ یہ غلبہ ہمارے آقا، ہادی و مولیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ کے دورِ آخرین میں مقدر تھا۔ اور آپؐ نے بشارت دی تھی کہ جب آپ کا ایک غلام، امام مہدی اور مسیح موعود کے طور پر آئے گا تو اس کے ہاتھوں اس کا ظہور ہوگا۔

بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے اس خدمت پر مامور کیا تو آپ نے اس آسمانی مہم کا آغاز کیا۔ ظاہر ہے کہ روحانی غلبہ روحانی ہتھیاروں ہی سے ہو سکتا ہے۔ پس آپ نے دلیل و برہان، دعا اور قلمی جہاد کے ذریعہ اس کام کا آغاز کیا۔ آج مجھے اسی قلمی جہاد کے بارہ میں کچھ تفصیل عرض کرنی ہے۔

اسلامی جہاد کا حقیقی مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ مسئلہ جہاد کی حقیقی وضاحت ہے۔ غیر مسلموں نے اسلام کو بدنام کرنے اور لوگوں کو مذہب اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے یہ تصوّر پیش کیا کہ اسلام جبر و اکراہ کا مذہب ہے جو دین کی اشاعت کے لئے ہر قسم کے ظلم و ستم کو جائز قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غلط تصوّر کی نہ صرف پرزور تردید فرمائی بلکہ جہاد کے بارہ میں صحیح نظریہ بار بار بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

”یہ خیال کہ آنحضرت ﷺ یا آپؐ کے صحابہ نے کبھی دین پھیلانے کے لئے لڑائی کی تھی یا کسی کو جبراً اسلام میں داخل کیا تھا سخت غلطی اور ظلم ہے۔ .... یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے نہایت بے بنیاد اور قابل شرم الزام ہے...... کیا اُس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ ﴿لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ﴾ یعنی دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں۔ کیا ہم اُس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظّمہ کے تیرہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شر کا مقابلہ مت کرو اور صبر کرتے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدی حد سے گزر گئی اور دین اسلام کے مٹادینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرت الٰہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہی قتل کئے جائیں ورنہ قرآن شریف نے ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دی“۔

(مسیح ہندوستان میں۔ دیباچہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۰، ۱۱، ۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع، امن و سلامتی کے شہنشاہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل متابعت میں یہ اعلان فرمایا کہ اسلام امن و سلامتی کا علمبردار ہے، عالمگیر امن کے قیام کے لئے ایسی شاندار تعلیمات پر مشتمل ہے جس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ آپ نے فرمایا کہ ان استثنائی حالات کے علاوہ جبکہ تلوار اٹھانے والوں کے خلاف دفاعی طور پر قتال کی اجازت دی گئی ہے، اسلام نے جس جاری و ساری جہاد کی تعلیم دی ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور افضل جہاد، جہاد بالنفس ہے جو ہر مسلمان مرد اور عورت پر ہر آن فرض ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور عظیم الشان جہاد جسے قرآن مجید نے جہاد کبیر قرار دیا ہے وہ قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلاتے چلے جانے کا جہاد ہے۔ تبلیغ اسلام کا یہ مقدس جہاد جو جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ ساری دنیا کو روحانی آب حیات پہنچانے کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ اس جہاد میں کسی جبر و اکراہ، کسی لڑائی یا خونریزی کا ذرہ برابر بھی دخل نہیں۔ یہ تو دلوں کو جیتنے کا جہاد ہے۔ اسی پرامن جہاد کا عَلَم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی شان سے بلند فرمایا اور بار بار اس امر کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

”میں نے خدائے تعالیٰ سے الہام پا کر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعود جو درحقیقت مہدی بھی ہے جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن میں پائی جاتی ہے اور احادیث میں بھی اس کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے۔ اور خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ ...... خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں...... مجھے اُس نے بھیجا ہے کہ تا مَیں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کردوں“۔ (مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳)

قلمی جہاد کا آسمانی حربہ

آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ آپ کو عطا ہونے والا غلبہ اسلام کا یہ روحانی ہتھیار اور یہ آسمانی حربہ دراصل قلمی جہاد ہے جس سے ادیان باطلہ کو شکست دے کر اسلام کے روحانی غلبہ کو قائم کیا جائے گا۔

آپ نے فرمایا:

”میری تعلیم یہی ہے کہ یہ وقت تلوار چلانے کا وقت نہیں ہے بلکہ اس زمانہ میں پرزور تقریروں اور دلائلِ ساطعہ اور حُججِ باہرہ اور دعاؤں کے ساتھ جہاد کرنا چاہئے۔

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۳۰)

نیز فرمایا:

”سچی بات یہی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کرے گا اور قلم، دعا، توجہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا“۔

(لیکچر لدھیانہ صفحہ ۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۹)

آپ نے یہ بھی فرمایا:

”پادریوں کے مقابلے میں .... ہماری جنگ ان کے ہم رنگ ہے۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہئے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقارِ علی فرمایا۔“ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲۔ ۱۷جون ۱۹۰۱ بحوالہ تذکرہ صفحہ ۴۳)

قلمی جہاد کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جائے .... اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے“۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۹)

ایک طرف آپ نے قلمی جہاد کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر فرمایا اور اس کے ساتھ ہی غلبۂ اسلام کی اس آسمانی مہم کو مکمل کرنے کے لئے کمر ہمت کس لی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”میں نے قصد کیا ہے کہ اب قلم اٹھا کر پھر اِس کو اُس وقت تک موقوف نہ رکھا جائے جب تک کہ خدا تعالیٰ اندرونی اور بیرونی مخالفوں پر کامل طور پر حجت پوری کر کے حقیقتِ عیسویہ کے حربہ سے حقیقت دجالیہ کو پاش پاش نہ کرے“۔

(نشان آسمانی صفحہ ۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۴۰۸)

برگزیدہ مسیح محمدیؐ قلمی جہاد کے میدان میں

یہ عزم صمیم لے کر، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام قلمی جہاد کے اس فیصلہ کن معرکہ میں داخل ہوئے اور زمانہ گواہ ہے کہ آپ نے اس میدان مقابلہ میں اپنی ساری قوتیں صرف کر ڈالیں، نہ صرف اسلام کا شاندار دفاع کیا بلکہ اسلام کی عظمت اور برتری کو اس شان سے قائم فرمایا کہ ادیان باطلہ پسپائی پر مجبور ہوگئے۔ آپ نے اس معرکۂ حق و باطل میں قلمی جہاد کا حق ادا کر دیا اور لاریب ایک فتح نصیب جرنیل کے طور پر کامیاب و کامران ہوئے۔

آپ نے برحق فرمایا ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے آسمانی نقیب کے طور پر قائم فرمایا۔ آپ کی بعثت کا مقصد وحید یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ یعنی احیائے دین اسلام اور قیام شریعت محمدیہ۔ سچے اور خالص اسلام کو دنیا کے سامنے ازسرنو پیش کرنا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو سب ادیان پر غالب کرنا آپ کی بعثت کا مقصد تھا۔

آپ نے فرمایا:

”یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچادے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خداتعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے“۔ (حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲۔۱۳۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۲۔۵۳)

نیز فرمایا:

”خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں“۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۱)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مقدس زندگی کا ایک ایک دن اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام کے اس بطلِ جلیل نے اپنی بعثت کے مقصد کی خاطر جان کی بازی لگادی اور خداداد طاقت و قوت کا ایک ایک ذرّہ اس راہ میں ہمیشہ وقف کئے رکھا۔ آپ نے اس فرض کو ایک عبادت سمجھ کر ادا کیا۔ آپ کی ساری زندگی اسی مقدس جہاد میں صرف ہوئی۔ آپ نے اپنی کتب، اشتہارات، تقاریر، مناظرات مباحثات اور گفتگو کے ذریعہ اسلام کی سچی اور حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔ اسلام کے حسین چہرے پر، مرورِ زمانہ کے سبب، جو بدنما داغ لگ گئے تھے آپ نے ایک ایک کر کے انہیں دور فرمایا، غلط فہمیوں اور تعصّبات کے پردوں کو ایک ایک کر کے چاک کیا، غلط عقائد اور غلط تشریحات کی اصلاح کی اور یہ سب کام اس شوکت، عظمت اور تحدّی کے ساتھ کئے کہ دیکھتے ہی دیکھتے اہل دنیا کے خیالات تبدیل ہونے لگے۔

اللہ کے کچھ سعادت مند بندے تو وہ تھے جو اس مقدس انسان کا صرف چہرہ دیکھ کر ایمان لے

آئے کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے انسان کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ کچھ وہ تھے جو دلائل پڑھ کر یا سُن کر فوراً آپ کے قدموں میں آبیٹھے۔ ابتداء میں تھوڑے تھے پھر ان کی تعداد بڑھنے لگی۔ ایک قطرہ اُس کے فضل سے دریا بن گیا۔ اکثریت ان لوگوں کی تھی جنہوں نے اس فرستادہ کو تسلیم نہ کیا اور اہل دنیا کی پرانی ریت کے مطابق انکار کی راہ اختیار کی لیکن عجیب بات یہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس قلمی جہاد کی عظمت شان دیکھئے کہ مخالفت اور انکار کے باوجود انہی مکفرین کے دانشور طبقہ کو اور ان کے عمائدین کو تسلیم کرنا پڑا کہ جو عقائد اور نظریات قرآن مجید کو بنیاد بناتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے ہیں وہی درست اور سچ اسلامی عقائد ہیں۔ معاندین احمدیت کے یہ اعتراضات جو سو سالہ تاریخ احمدیت پر پھیلے پڑے ہیں دراصل اقرار ہیں اس بات کا جس فرستادہ کا معلم خود خدا تھا اور جو دبستانِ محمدؐ کا ایک ادنیٰ شاگرد اور غلام تھا وہی حق و صداقت کا علمبردار اور اپنی ہر بات میں سچا تھا۔

خیالات کی تبدیلی کی چند مثالیں

جہاں تک مثالوں کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قلمی جہاد اور خداداد علم کلام میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ بطور نمونہ چند مثالیں اشارۃً ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت جمہور مسلمانوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ مسیح پاک علیہ السلام نے قرآن مجید کی تیس آیات اور متعدد احادیث کی روشنی میں اس عقیدہ کا ابطال ثابت کیا۔ آپ کے مسلسل قلمی جہاد کے نتیجہ میں اب یہ حالت ہے کہ غیر احمدیوں سے اس موضوع پر بات ہو تو ایک کثیر تعداد یہ جواب دیتی ہے کہ ہمارے آباء کا یہ عقیدہ ہو تو ہو لیکن ہم تو اس عقیدہ کے قائل نہیں۔ وفات مسیح کے قائل علماء کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ساری بیان نہیں کی جاسکتی۔ علامہ رشید رضا۔ علامہ محمود شلتوت مفتی ازہر، سر سید احمد خان، مولانا ابو الکلام آزاد، علامہ اقبال، علامہ عنایت اللہ مشرقی، غلام احمد پرویز اور بے شمار دیگر علماء اس فہرست میں شامل ہیں۔

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا لفظی الہام تسلیم کرنے کے باوجود مسلمان یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ قرآن مجید کی متعدد آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بار ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان فرمایا کہ قرآن کا ایک لفظ ایک حرف

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

بلکہ ایک شعشہ تک بھی منسوخ نہیں۔ اب حالت یہ ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کا تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ اس عقیدہ سے بیزار ہو چکا ہے بلکہ عقیدہ نسخ فی القرآن کے ردّ میں ان کے اپنے علماء کتابیں لکھ رہے ہیں۔

جہاد کے بارہ میں مسلمان بھی بدقسمتی سے یہ عقیدہ اپنا چکے تھے کہ گویا اسلام کے نزدیک تلوار کے ذریعہ دین اسلام کی اشاعت جائز ہے۔ ان کے علماء یہی عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھ رہے تھے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس میدان میں بھی قلمی جہاد اس عظمت اور شوکت سے کیا کہ خیالات کا رخ پلٹ کر رکھ دیا۔ تشدد پسند نام نہاد علماء کو چھوڑ کر عصر حاضر کے تعلیم یافتہ مسلمان اس بات کے قائل ہو چکے ہیں کہ مذہب اسلام کو پھیلانے کی خاطر طاقت کے استعمال یا خونریزی کا کوئی بھی مذہبی یا عقلی جواز نہیں ہے۔ علامہ اقبال جیسے مفکر نے تسلیم کیا ہے۔

"جوع الارض کی تسکین کے لئے جنگ کرنا دین اسلام میں حرام ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے۔"

(اقبال نامہ صفحہ ۲۰۳،۲۰۴)

یاجوج وماجوج کی حقیقت، عربی زبان کا اُمُّ الْاَلْسِنَہ ہونا، قرآن مجید اور سائنس میں تضاد کا نہ ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیبی موت سے نجات پا کر کشمیر آنا اور سرینگر میں قبر مسیح کا وجود، الغرض بے شمار مذہبی امور ایسے ہیں جن پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریحات کا لوہا بالآخر مخالفین کو بھی ماننا پڑا ہے۔ اور یہ سلسلہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ خیالات میں یہ انقلابی تبدیلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلمی جہاد کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ صرف اسی پر موقوف نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے پاکیزہ اشعار کو اپنی کتب اور رسائل میں من و عن نقل کرنا اور آپ کی تحریرات اور اشعار کو اپنے نام سے شائع کرنا بھی غیر احمدیوں میں اس حد تک رواج پا گیا ہے کہ اس کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ کیا یہ سب آپ کے قلمی جہاد کا اعجاز نہیں؟

قلمی جہاد کا مجاہدانہ انداز اور ایمان افروز کیفیت

ہمارے حبیب آقا، سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل میں اشاعت اسلام اور غلبہ دین ہدیٰ کی جو تڑپ تھی اس کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے کہ ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ کہ تو اس غم میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے پر تلا ہوا ہے کہ یہ لوگ اسلام قبول کیوں نہیں کرتے۔ کچھ ایسی ہی کیفیت آپ کے خادم اور ہمارے مخدوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ آپ نے فرمایا ۔

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدمتِ اسلام کی اس سچی تڑپ اور درد کے ساتھ ساری زندگی قلمی جہاد کا سلسلہ جس فداکارانہ انداز میں جاری رکھا اس کی کیفیت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ دنیا نے اس ہمہ وقت جہاد کا جو ایمان افروز نقشہ دیکھا اس کی کیفیت کچھ یوں ہے کہ ایک طرف دل سے اٹھنے والی یہ بے تاب دعائیں اور دوسری طرف خدمتِ اسلام کی تڑپ آپ کو اس قدر بے قرار کر دیتی کہ راتوں کو سونا بھی مشکل ہو جاتا۔ اس کیفیت میں امام الزماں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو کلیۃً خدمت اسلام کی خاطر وقف کر دیا۔ حیاتِ مستعار کا ایک ایک لمحہ اور طاقت کا ایک ایک ذرہ اس راہ میں قربان کر دیا۔ قلمی جہاد کے سلسلہ میں اتنی محنت فرماتے کہ بعض اوقات آپ پر انتہائی ضعف کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ جس مختصر علالت میں آپ کا وصال ہوا اس بیماری کے دوران بھی آپ دن رات اپنی آخری کتاب "پیغام صلح" کی تصنیف میں مصروف رہے۔ اور بالآخر اسی قلمی جہاد کی حالت میں آپ نے وصال یار کا شیریں جام پیا۔

آپ کا زندگی بھر جاری رہنے والا جہاد کوئی معمولی جہاد نہ تھا۔ آپ نے ۲۸ سال کے عرصہ میں ۹۰ سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اشتہارات کی تین جلدیں ہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے بیان ہونے والے شیریں کلمات کو عشاق نے بڑی عقیدت سے قلمبند کیا اور یوں وہ بھی اس قلمی جہاد میں شامل ہو گئے۔ ان ملفوظات کی دس جلدیں ہیں۔ آپ نے جو مکاتیب اپنے دستِ مبارک سے لکھے اور بعض ازاں کتابی شکل میں شائع ہوئے ان کی سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ عظیم الشان علم کلام علم و معرفت کا ایک قلزم بے کراں ہے۔ اُس عظیم قلمی جہاد کا ایک شیریں ثمر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا۔ علام الغیوب خدا نے عرشِ بریں سے آپ کو سلطان القلم کا خطاب عطا فرمایا۔ جس سے بڑھ کر کوئی سند تصور نہیں کی جاسکتی۔ ضخامت کے لحاظ سے بھی تجزیہ بہت دلچسپ ہے۔ یہ قلمی جہاد اٹھارہ ہزار پانچ سو اکہتر صفحات اور کم و بیش اُٹھہتر لاکھ الفاظ پر پھیلا ہوا ہے۔ الفاظ بھی کسی دنیاوی مصنف کے الفاظ نہیں بلکہ ایک مامور من اللہ کی تحریر جس کے متعلق آپ نے خود فرمایا۔

"میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

یہ ہے وہ زندگی بخش قلمی جہاد جس کا اعزاز حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو عطا ہوا۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس قدر کثرت سے پُر معارف، زندگی بخش اور انقلاب آفریں تحریرات لکھنے والا کوئی اور شخص اس دنیا میں پیدا نہیں ہوا!

اس قلمی جہاد کے سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ سارا علمی جہاد اس جری اللہ فی حلل الانبیاء سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مجاہدانہ حالت میں کیا کہ اکثر و بیشتر آپ بالکل یکا و تنہا ہوتے۔ خود ہی اپنے دست مبارک سے لکھتے، کبھی بیٹھے ہوئے، کبھی لیٹے لیٹے اور بسا اوقات اس حالت میں کہ چلتے چلتے قلم پکڑے کاغذ پر لکھتے جاتے۔ ایک دوات ایک دیوار کے طاقچہ میں رکھی ہوتی۔ اس میں قلم ڈبو کر لکھتے جاتے اور دوسری طرف جا کر دوسری دوات میں قلم ڈبو لیتے۔ بہت سی کتابیں اس حالت میں لکھیں کہ آپ بیمار تھے۔ ناسازی طبع کے باوجود قلمی جہاد کا سلسلہ جاری رکھتے۔ اس تیزی سے لکھتے کہ بعض ضخیم کتب صرف چند ہفتوں میں تالیف کیں۔ مضمون لکھ کر کاتب کو بھجواتے یا خود لے جاتے۔ خود ہی پروف پڑھتے۔ پریس میں چھپوانے کے لئے جاتے اور پھر اشاعت کے انتظامات میں بھی اپنے احباب کے ساتھ شامل ہوتے۔ ذرا اندازہ کیجئے کہ اس مجاہد اعظم کے شب و روز کی کیا کیفیت ہوتی ہو گی۔ اس ساری کیفیت کا تصور کر کے دل جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہونے لگتا ہے کہ خدا کا بزرگ مسیح، کس طرح مردانہ وار دن رات اس عظیم قلمی جہاد پر کمر بستہ رہا۔ اور دن رات کی اس پیہم سعی مشکور کرنے کے بعد بھی اس کی زبان پر جو کلمات جاری تھے وہ یہ تھے کہ:

"میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۸، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۰)

جاری و ساری چشمۂ فیض

اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت کو یوں نوازا کہ مسیح محمدی علیہ السلام کو جانثار اور فداکار حواری کثرت سے عطا فرمائے جو آپ کے اس قلمی جہاد میں آپ کے ممد و معاون ثابت ہوئے اور ہر خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہوئے ہمیشہ آپ کے قدموں میں پڑے رہتے تھے اور دوسری طرف خدائے ذُوالمِنَن نے اس قلمی جہاد کو غیر معمولی تاثیرات سے نوازا۔ ایک ایسے ثمر آور سر سبز درخت کی طرح جو شیریں ثمرات سے لدا جاتا ہے۔ آپ کے قلمی جہاد کے ثمر سدابہار ہیں۔ یہ آپ کی زندگی تک محدود نہیں رہے بلکہ ان کے فیضان کا دامن ابدالآباد تک پھیلا ہوا ہے۔ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اور قیامت تک عوام الناس اور بادشاہ سب اس سے برکت حاصل کرتے رہیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کو اپنی قوت تاثیر اور جذب و کشش کے اعتبار سے بھی ایک امتیازی شان حاصل ہے۔ آپ قلم کے بادشاہ تھے اور آپ کی تحریرات پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا خدائے رحمٰن نے مناسب اور موزوں الفاظ کو آپ کے تابع فرمان بنا دیا ہے۔ برمحل الفاظ، برجستہ تبصرہ اور مناسب حال تراکیب و امثال آپ کے کلام میں اس کثرت سے نظر آتی ہیں کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے کہ خدایا یہ کسی انسان کی تحریر ہے یا کوئی نوشتۂ آسمانی ہے!۔

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اے اللہ! تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کے دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں۔ اس کا ظاہر بھی نور اور باطن بھی نور ہے اور اس کے اوپر بھی نور اور نیچے بھی نور ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا آیت قرآنی، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۶/اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۶/ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا. مَاكُنْتَ تَدْرِيْ مَاالْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا. وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (سورۃ الشوریٰ:۵۳)

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک زندگی بخش کلام وحی کیا۔ تو جانتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم ہی نے اسے نور بنایا جس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تو سیدھے راستہ کی طرف چلاتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کسی شخص کو کوئی غم یا حزن پہنچے اور اس پر وہ یہ دعا کرے کہ اے میرے اللہ! مَیں تیرا بندہ، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ میرے بارے میں تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ تُو نے جتنے بھی نام اپنے لئے رکھے ہیں یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں یا علم غیب میں اپنے ساتھ مخصوص کئے، ان سب کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تُو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نُور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کو دُور کرنے کا ذریعہ بنادے۔ (اگر کوئی شخص یہ دعا کرے گا) تو اللہ اس کا غم اور حزن دُور فرمادے گا اور اس کو کشائش میں بدل دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس دعا کو یاد نہ کرلیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کرلے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۵۳ کے تحت ﴿وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد قرآن مجید ہے جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ (رازی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور اسی طرح ہم نے اپنے امر سے تیری طرف ایک روح نازل کی ہے۔ تجھے معلوم نہ تھا کہ کتاب اور ایمان کسے کہتے ہیں۔ پر ہم نے اس کو ایک نور بنایا ہے۔ جس کو ہم چاہتے ہیں بذریعہ اس کے ہدایت دیتے ہیں اور بہ تحقیق سیدھے راستہ کی طرف تو ہدایت دیتا ہے"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۷)

قرآن کریم کے بارے میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی عبارت کا اردو ترجمہ یوں ہے۔ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قسم! یہ بے مثل موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نُور اور باطن بھی نُور ہے اور اس کے اوپر بھی نُور اور نیچے بھی نُور ہے۔ اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمے میں نُور ہے۔ یہ ایک ایسی روحانی جنت ہے جس کے پھلوں کے خوشے خوب جھکا دیئے گئے ہیں اور جس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ خوش بختی کا ہر پھل اس میں پایا جاتا ہے اور ہر انگارہ اس سے لیا جاتا ہے۔ لیکن اس تک رسائی جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس کے فیض کے چشموں کا پانی خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے۔ پس پلنے والوں کو خوشخبری ہو۔

اور میرے دل میں اس کے کچھ انوار (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی) ڈالے گئے ہیں۔ مَیں تو اُن کو کسی اَور طریقے سے حاصل کرنے سے قاصر تھا۔

اللہ کی قسم! اگر قرآن نہ ہوتا تو میرے لئے زندگی میں کوئی لطف نہ رہتا۔ مَیں نے اس کا حسن لاکھ یوسفوں سے بھی زیادہ پایا چنانچہ مَیں اس کی طرف پورے زور سے کھنچتا چلا گیا اور اس کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔

اس نے میری اس طرح پرورش کی ہے جس طرح ایک جنین کی پرورش کی جاتی ہے اور اس کا میرے دل پر ایک عجیب اثر ہے اور اس کا حسن مجھے دیوانہ کئے ہوئے ہے۔ اور مجھے بذریعہ کشف معلوم ہوا ہے کہ حَظِيْرَةُ الْقُدُسِ (یعنی جنت) قرآن کریم کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے۔ یہ آبِ حیات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس نے بھی اس سے پانی پیا وہ نہ صرف خود ہمیشہ کی زندگی پاگیا بلکہ دوسروں کو بھی زندہ کرنے والا بن گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد ۵۔ صفحہ ۵۴۵۔۵۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت ﷺ کے بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفتِ رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ

ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہوگئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصّہ پایا کہ ایک کامل انسان اور سیّد الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلّی تھی کہ جو اُس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشّان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔ جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلا دیا۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۱۔ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں: ترجمہ پیش کرتا ہوں:

اور تُو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے؟ وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے۔ اس میں دو نُور ہیں۔ ایک تو علوم کا نُور اور دوسرے فصاحت اور بلاغت کا نُور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے۔ وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا۔ اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیئے۔ اور تمام اور ہر یک قسم کے نُور قرآن ہی میں ہیں۔ مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور مَیں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں۔ اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نورِ علم کو معلوم کرلے گا۔ (نورالحق۔ جلد اوّل)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

قرآن کے پاک نُور سے روشن صبح نمودار ہو گئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی۔ ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی کشش اور حسن تو کسی چاندنی میں بھی نہیں۔ یہ سچائی کا سورج جب اس دنیا میں ظاہر ہوا تو رات کے پجاری اُلّو اپنے اپنے کونوں میں جا گھسے۔ اے کانِ حسن! مَیں جانتا ہوں کہ تُو کس سے تعلق رکھتی ہے۔ تُو تو اُس خدا کا نُور ہے جس نے یہ مخلوقات پیدا کی۔ مجھے کسی سے تعلق نہ رہا۔ اب تُو ہی میرا محبوب ہے کیونکہ اُس خدائے فریادرس کی طرف سے تیرا نُور ہم کو پہنچا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ حاشیہ صفحہ ۲۷۴ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

جماعت احمدیہ سرینام (Surinam) (جنوبی امریکہ) کے زیراہتمام

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا انعقاد

(رپورٹ: لئیق احمد مشتاق، مبلغ سلسلہ سرینام)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینام کو ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں دو کامیاب جلسے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان جلسوں میں ہمسایہ ملک گیانا سے تشریف لانے والے سات رکنی وفد کو بھی شرکت کا موقعہ ملا۔

پہلا جلسہ

پہلا جلسہ مورخہ ۳۱/ مئی ۲۰۰۲ء کو حلقہ فوربوئیتی میں ہوا جس میں ۱۱۵ افراد نے شرکت کی جن میں سے ۶۰ غیر از جماعت مہمان تھے جن میں اکثریت ہندوؤں کی تھی۔ کیونکہ آج کل ملک میں بھاری برسات کا موسم ہے اس لئے مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے ٹین کی عارضی چھت وقار عمل کے ذریعہ تیار کی گئی۔ مہمانوں نے پروگرام بہت پسند کیا اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو جس انداز میں بیان کیا گیا اس کی تعریف کی۔ یہ جلسہ دو گھنٹے جاری رہا جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا جلسہ

دوسرا جلسہ مورخہ ۲/ جون ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے شہر میں ایک بڑا ہال کرایہ پر لیا گیا۔ مقامی ٹیلیویژن پر جلسہ کا اعلان کیا گیا اور دعوت عام دی گئی۔ نیز ایک خوبصورت دعوت نامہ تیار کر کے مہمانوں کو بھجوایا گیا۔ جلسہ سے ایک رات قبل لجنہ اور خدام کی ٹیم نے ہال کی آرائش کا کام کیا اور کلمہ طیبہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر سے ہال کو آراستہ کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور ویڈیو ریکارڈنگ کا انتظام بھی کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی ٹیلیویژن پر ہمارا ہفتہ وار پروگرام جاری ہے جس کی ریکارڈنگ ہم اپنے سٹوڈیو میں کر کے دیتے ہیں۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ کے لئے دوپہر دو بجے کا وقت مقرر تھا۔ لیکن مہمان اس سے پہلے پہنچنا شروع ہوگئے۔ تمام مہمانوں کو جماعت کی طرف سے حال ہی میں تیار کئے جانے والے دو فولڈرز "زندہ نبی" اور "خلافت کی پیشگوئی" دیئے گئے۔ جلسہ میں ڈچ، انگریزی اور اُردو زبان میں تقاریر ہوئیں اور نظمیں بھی پیش کی جاتی رہیں۔ سٹیج سیکرٹری محترم رضا عبدالحق صاحب نے تمام کارروائی کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اقتباسات بھی پیش کئے۔ اس جلسہ کی کارروائی تقریباً تین گھنٹے جاری رہی اور اس میں ۷۰ مہمانوں سمیت ۱۶۰ افراد نے شرکت کی۔

جلسہ کے آخر پر تمام حاضرین کو مشروب اور کھانا پیش کیا گیا۔ مہمانوں نے جلسہ کی کارروائی کو بہت پسند کیا اور جماعت کی طرف سے تیار کئے جانے والے فولڈرز کی بھی بہت تعریف کی۔

ہال میں ایک بکسٹال بھی لگایا گیا اور بہت سے مہمانوں نے ڈچ ترجمہ والا قرآن مجید اور دیگر کتب خریدیں۔

تبلیغ سیمینار

مورخہ ۳/ جون ۲۰۰۲ء کو سورینام اور گیانا کے پہلے مشترکہ تبلیغی سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم الحسن بشیر آنن امیر و مشنری انچارج گیانا نے خطاب کیا۔

دعا اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

"خدا کے بندوں سے ذاتی تعلق وہ ایمان پیدا کر دیتا ہے جو دنیا بھر کے دلائل نہیں کر سکتے"۔

خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق کی اہمیت کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تحریر

(مولانا دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک عہد خلافت کا عظیم ترین کارنامہ یہ ہے کہ حضورؓ نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا اور اپنی ایمان افروز تقریروں اور پراثر تحریروں سے ہر احمدی کے قلب و دماغ میں راسخ کر دیا کہ خدائی حکم کے تحت خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿كُونُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتے ہیں ان سے ملتے رہا کرو۔ پس ملاقات ضروری ہے۔ اس قدر ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے جو لوگ ہمارے پاس نہیں آتے ان کے ایمان کا خطرہ ہے"۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۹)

اس تعلق میں سیدنا مصلح موعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نوراللہ مرقدہ) نے ۲۵/ نومبر ۱۹۲۴ء کو ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی کے نام تحریر فرمایا:

"میری طبیعت میں شرم ہے اور مَیں لوگوں کو بار بار یہ نہیں کہہ سکتا کہ بغیر ذاتی تعلق کے روحانیت نہیں ملتی کیونکہ حیا کرتا ہوں کہ لوگ سمجھیں گے کہ اپنے لئے ایسا کہتا ہے۔ حالانکہ یہ حق ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے ﴿كُونُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ خدا کے بندوں سے ذاتی تعلق وہ ایمان پیدا کر دیتا ہے جو دنیا بھر کے دلائل نہیں کر سکتے۔ دلائل خالی کج بحث بنا دیتے ہیں لیکن روحانیت ہی ہے جو مغز تک پہنچا دیتی ہے اور ٹھوکروں سے بچا دیتی ہے"۔

(بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ نومبر ۱۹۶۸ء)

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: حضرت مسیح موعودؑ کا قلمی جہاد

از صفحہ نمبر ۴

قلمی جہاد کا عظیم شاہکار۔

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سارا لٹریچر ہی آپ کے قلمی جہاد کا شاہکار ہے۔ بطور نمونہ میں صرف دو کتب کا ذکر کروں گا۔ براہین احمدیہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلمی جہاد کا باقاعدہ آغاز 1880 میں ہوا جب آپ نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ یہ کتاب آپ کے قلمی جہاد کا آغاز بھی ہے اور نقطہ معراج بھی۔ یہ کتاب کیا ہے، ایک عظیم الشان معجزہ، ایک ایسا علمی اور اعجازی کارنامہ جس نے ہندوستان کی مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا۔ وہ زمانہ اسلام کے لئے بے حد کس مپرسی کا زمانہ تھا۔ دیگر مذاہب کی طرف سے اسلام پر تابڑ توڑ حملے ہو رہے تھے۔ اسلام ہر طرف سے نرغہ میں آیا ہوا تھا اور اس دور کے مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ وہ اپنے عقائد اور اعمال کی خرابی کی بناء پر ایک جسدِ بے جان کی طرح تھے۔ اوّل تو کسی کو اسلام کے دفاع کا خیال تک نہ تھا اور جو اس صورت حال سے پریشان تھے ان میں دفاع کی طاقت اور سکت باقی نہ تھی۔ ایک عجیب تاریک رات تھی جو عالم اسلام پر چھائی ہوئی تھی۔ مایوسی کے عالم میں، جان بلب مریض کی طرح موت کی گھڑیوں کو گنا جا رہا تھا۔ اس حالت میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور صادق الوعد خدا نے احیائے اسلام کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امام مہدی اور مسیح موعود کے طور پر معبوث فرمایا۔ آپ نے دل شکستہ مسلمانوں کو یہ نوید سنائی:

"یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنیاد ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی...... سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

آپ نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی اور اس میں زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب کو اس شوکت اور جلال سے پیش فرمایا کہ مسلمانوں کے دل کھل اٹھے اور دشمنانِ اسلام کی صفوں میں کھلبلی پڑ گئی۔ آپ نے پرزور دلائل کے ساتھ اپنے موقف کو اس تحدی کے ساتھ پیش کیا کہ مخالفین اسلام کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے اور انہیں اس بات کے لالے پڑ گئے کہ وہ اپنے مذاہب کا دفاع کس طرح کریں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ان سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ سب صاحبوں کو قسم ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ذرا توقف نہ کریں۔ افلاطون بن جاویں۔ بیکن کا اوتار دھاریں، ارسطو کی نظر اور فکر لاویں، اپنے مصنوعی خداؤں کے آگے استمداد کے لئے ہاتھ جوڑیں۔ پھر دیکھیں جو ہمارا خدا غالب آتا ہے یا آپ لوگوں کے الٰہ باطلہ"۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۵۶۔۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عظیم الشان کتاب میں قرآن مجید کے کلام الٰہی اور ایک مکمل کتاب ہونے اور اس کے بے نظیر ہونے اور آنحضرت ﷺ کے اپنے دعویٰ نبوت و رسالت میں صادق ہونے کو ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا۔ اس ضمن میں آپ نے 300 دلائل پیش فرمائے اور سب مخالفین کو بڑے جلالی انداز میں یہ چیلنج کیا کہ:

"اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیت فرقانِ مجید اور صدقِ رسالتِ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ اسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلاوے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف اِن سے یا ثلث اِن سے یا ربع اِن سے یا خمس اِن سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلّی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبر وار توڑ دے تو اِن سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاءِ شرط جیسا کہ چاہئیے تھا ظہور میں آگیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دوں گا"۔ (براہین احمدیہ حصہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵ تا ۲۸)

ایک اندازہ کے مطابق اس وقت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی جائیداد کی کل مالیت دس ہزار روپیہ تھی۔ آپ کا یقین اور وثوق دیکھئے اور اسلام، قرآن مجید اور رسول اکرم ﷺ کے لئے آپ کی غیرت دیکھئے کہ آپ نے اپنی کل جائیداد اس مقابلہ میں انعام کے طور پر پیش کر دی مگر کون تھا جو اس چیلنج کو قبول کرتا اور اسلام کے بطلِ عظیم کے مقابل پر میدانِ مقابلہ میں اترنے کی جرات کر سکتا؟

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس چیلنج کے بارے میں پہلے سے لکھ چھوڑا تھا کہ:

"یہ اشتہار مخالفین پر ایک ایسا بڑا بوجھ ہے کہ جس سے سبکدوشی حاصل کرنا قیامت تک اُن کو نصیب نہیں ہو سکتا۔" (براہین احمدیہ جلد اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۰)

براہین احمدیہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلمی جہاد کا وہ بے نظیر شاہکار ہے جس کو الہام الٰہی میں ذوالفقار علی قرار دیا کہ یہ حضرت علی کی تلوار کی طرح باطل شکن کتاب ہے۔ اس کا نام ایک کشف میں قطبی رکھا گیا کہ گویا یہ کتاب آسمانِ ہدایت پر قطب ستارہ کی طرح چمکے گی اور گمراہی کی ظلمت میں دین حق کی راہ دکھانے والی ثابت ہو گی۔

براہین احمدیہ کی اشاعت پر مسلمانوں میں جو عید کا سا سماں پیدا ہوا اور جس طرح مسلم عمائدین نے اسکو سر آنکھوں پر لیا اور اس کی دل کھول کر تعریف کی، اس کے ذکر کے بغیر یہ بات نامکمل رہے گی۔ آج کے نادان اور بے بصیرت، نام نہاد علماء، حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے عظیم علم کلام پر حرف گیری کرتے ہوئے زبان درازی کرتے ہیں۔ ذرا دیکھئے کہ جب مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی جو آپ کی ۹۰ سے زائد کتب میں سے پہلی کتاب ہے تو اس وقت کے جید علماء اور عمائدین نے کیا کہا تھا۔

مشہور عالم دین مولانا نذیر حسین صاحب نے کہا:

"براہین احمدیہ جیسی اسلام میں کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی"۔ (بحوالہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۰)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے اخبار میں اس کتاب پر طویل تبصرہ کیا جس میں لکھا:

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی........."۔

پھر مزید لکھا کہ: "مولف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے"۔

اور آخر میں کہا کہ: "ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہمیں کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام.......... سے اس زور و شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو"۔ (اشاعة السنہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ و جلد ۲ صفحہ ۳۴۸)

الغرض یہ معرکۃ الآراء کتاب آپ کے قلمی جہاد میں ایک سنہری سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جس نے ایک طرف دل شکستہ مسلمانوں کو امید کا پیغام دیا اور اسلام کی عظمتِ شان کو بدلائل اجاگر کیا اور دوسری طرف مخالفینِ اسلام کو میدانِ مقابلہ میں بری طرح پچھاڑ کر غلبہ اسلام کی راہ کو ہموار کر دیا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

اسلام کا دیگر ادیان پر غلبہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اس دورِ آخرین میں مقدر کر رکھا تھا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام بھی تھا اور آپ کے دل کی آرزو اور تمنا بھی۔ آپ انہی مواقع کی تلاش میں رہتے، ان سے بھرپور استفادہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ آپ کا پلہ بھاری رہتا اور اسلام کو فوقیت نصیب ہوتی۔ ان فتوحات کا دائرہ آپ کی ساری حیات طیبہ پر محیط ہے۔

ایک عظیم الشان یادگاری اور سنہری موقع وہ تھا جب آپ کو ایک ہی مجلس میں دیگر سب مذاہب کے مقابل پر اسلام کی برتری اور فوقیت اس انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا ہوئی کہ آپ کا مضمون سننے کے بعد ہر کس و ناکس کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ "مضمون بالا رہا"۔ میری مراد حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے ہے جو ایک لیکچر کی صورت میں جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں سب مذاہب کے نمائندگان نے پانچ سوالوں کے جوابات اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کے مطابق دئے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو اسلام کی نمائندگی میں تقریر کی دعوت ملی تو آپ فوراً تیار ہو گئے۔ ناسازیٔ طبع کے باوجود آپ نے مضمون مکمل فرمایا اور اسی دوران اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ "مضمون بالا رہا"۔ آپ نے کامل یقین اور اعتماد کے ساتھ یہ خبر فوراً شائع فرما دی اور بالآخر وہی ہوا جو قادر و قدیر خدا نے پہلے سے بتا دیا تھا۔

یہ عظیم الشان واقعہ ۱۸۹۶ء کا ہے۔ یہ کوئی معمولی اجلاس نہ تھا۔ سارے ملک میں اس کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ سب مذاہب کے نمائندگان اس میں شامل تھے۔ وسیع ہال اپنی تمام تر وسعت کے باوجود ناکافی ثابت ہوا۔ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ بعض نے تو کھڑے ہو کر لیکچر سنا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا مضمون ابھی بہت سا باقی تھا کہ مقررہ وقت ختم ہو گیا۔ لوگوں کے اصرار پر وقت بڑھایا گیا۔ پھر بھی مکمل نہ ہوا تو جلسہ کے پروگرام میں ایک دن کا اضافہ کیا گیا۔ مضمون مکمل ہونے پر جو تاثرات بیان ہوئے اور بعد ازاں اخبارات میں جو تبصرے شائع ہوئے ان میں سے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

☆...... کلکتہ کے اخبار "جنرل و گوہر آصفی" نے لکھا: "صرف ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا.......... خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچالیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین، مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب سے بالا ہے، بالا ہے"۔ (۲۴ جنوری ۱۸۹۷)

☆...... اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی نے لکھا: "عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا.......... مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس قدر آکر گری جیسے شہد پر مکھیاں"۔

(یکم فروری ۱۸۹۷)

☆...... "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے لکھا:

"سب مضمونوں سے زیادہ توجہ اور زیادہ دلچسپی سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مضمون سنا گیا.......... لوگوں نے اس مضمون کو ایک وجد اور محویت کے عالم میں سنا"۔

☆...... تھیوسافیکل بک نوٹس کے مطابق:

"یہ کتاب محمد (ﷺ) کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے"۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے عظیم علم کلام اور قلمی جہاد کا یہ شاہکار لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا اور اب تک دنیا کی باون زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

حق یہ ہے کہ یہ ایک ایسی زندہ اور زندگی بخش کتاب ہے جو لاکھوں بلکہ کروڑوں متلاشیانِ حق اور عشاقِ اسلام کے دل و دماغ کو منور کر چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ تاابد جاری رہے گا۔ اس کتاب کی تاثیرات کا ایک نمونہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انگریز احمدی، واقف زندگی، مبلغ اسلام، الحاج بشیر احمد صاحب آرچرڈ مرحوم نے اس عاجز سے ذکر کیا کہ وہ قرآن مجید کے علاوہ ہمیشہ اس کتاب کو زیر مطالعہ رکھتے ہیں اور پچاس سے زائد بار اس کتاب کو پڑھا ہے اور ہر بار ایک نیا لطف اور حظ اٹھایا!۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے زیر اہتمام
جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(سید حنیف احمد قمر۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

عرب کے ریگستان میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ جہاں بول اگتے تھے وہاں قدرت خداوندی نے دنیا کا سب سے خوبصورت پھول اگایا اور وہ ساری دنیا کے لئے بہار کا پیغام لے کر آیا۔ وہ جو خون بہانے اور ڈاکہ زنی میں طاق تھے اس انسانِ کامل کے ذریعے حفاظت کا پیغام بن گئے۔ آنحضرت ﷺ نے عربوں کو ایسے اخلاق سکھائے کہ وہ دنیا کے لئے رہبر بن گئے اور تعرِ ذلت سے نکال کر ان کو دنیا کی بادشاہتیں سپرد کی گئیں۔

آج بھی ہر انصاف پسند شخص اقرار کرتا ہے کہ دنیا کو جو اعلیٰ اخلاق اور ترقی کی راہیں حضرت محمد ﷺ نے سکھلائیں وہ راہیں کامل اور اتم ہیں۔ دنیا کی ثبت ترقی آج بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تتبع میں پوشیدہ ہے۔

۱۲ربیع الاول کا دن ہر انسان کے دل میں حمد اور شکر کے جذبات اجاگر کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر کیسی کیسی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دئے۔ آج بھی صدق دل سے حضرت رسول کریم ﷺ کی پیروی کر کے مادرزاد اندھے بینا ہو سکتے ہیں اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ سکتے ہیں۔

ذیل میں سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے تحت ہونے والے چند جلسوں کی مختصر جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں تاکہ دنیا بھر کے عشاقانِ محمد ﷺ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور حُبِّ محمدؐ دنیا و آخرت میں ہمارا توشہ ہو اور ہماری زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی مصداق ہو جائیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

.......☆.......☆.......☆.......

(۱)
بو (Bo) جماعت

جماعت احمدیہ بو (BO) نے سیرت النبی ﷺ کا جلسہ شہر کے کیونٹی ہال میں منعقد کیا۔ تمام احباب اور احمدیہ سکول کے طلباء و طالبات سکول گراؤنڈ میں جمع ہوئے اور ایک مترتب جلوس کی شکل میں "صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کا راگ الاپتے ہوئے کیونٹی ہال کی طرف روانہ ہوئے۔ اہل شہر نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد مولانا محمد یوسف خالد صاحب، مبلغ سلسلہ نے "آنحضرتؐ بحیثیت رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر فاضلانہ رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر ختم ہونے پر S.L.B.S. ریڈیو اور FM 96.5 ریڈیو نے آپ کا انٹرویو لیا اور سردار دو جہاں کے اسوۂ حسنہ اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بارہ میں صحافیوں نے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

اس انٹرویو کا دورانیہ ۳۰ منٹ کا تھا۔ یہ انٹرویو دو دفعہ نشر ہوا۔ (۲۵ رمئی کی شام اور ۲۶ رمئی کی صبح) اور ایک کثیر تعداد نے اس کو سنا۔ علاوہ ازیں دیگر احباب نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اپنی اپنی تقاریر میں اجاگر کیا۔

.......☆.......☆.......☆.......

(۲)
گوری سٹریٹ (فری ٹاؤن)

فری ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد گوری سٹریٹ احمدیہ مسجد ہے۔ مورخہ ۱۴ رمئی مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون ایک بجے کے قریب مسجد پہنچے اور ڈیڑھ بجے خطبہ دیا۔ جمعہ کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے جوابات دئے۔ یہ دلچسپ مجلس ساڑھے تین بجے تک جاری رہی۔

بعدہ' جلسہ سیرت النبی ﷺ کا باقاعدہ آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی صدارت مکرم الف۔ ایس۔ بنگورہ صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم امیر صاحب نے "آنحضرت ﷺ کے معجزات" بیان کر کے ان کے مختلف دلکش پہلو اجاگر کئے۔ نیز ان کی فلاسفی بھی بیان کی۔ یہ ایمان افروز خطاب ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب ایک دوسرے پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تاہم جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔

مکرم ایم۔ مالا صاحب نے "ہجرت مدینہ"، مکرم جمال الدین محمود صاحب نے "فتح مکہ" اور مکرم یوسف طورے صاحب نے "آنحضرت ﷺ کا پاکیزہ بچپن" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان مدلل تقاریر کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

اس جلسہ میں ۶۵ احمدی اور ۱۰ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ آخر پر سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

.......☆.......☆.......☆.......

(۳)
Kissi Up-Hill

۲۴ رمئی کو کسی اپ ہل کی جماعت نے بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ نماز جمعہ کے بعد پا ابو کانو صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد مانسرے صاحب، امام مسجد کسی اپ ہل نے آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی بیان کئے اور نصیحت کے رنگ میں بیان کیا کہ ہمیں اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھالنی چاہئیں۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ صاحب نے "آنحضور ﷺ کے اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ جلسہ ایک گھنٹہ تیس منٹ تک جاری رہا جس میں اور احباب نے بھی تقاریر کیں۔ اختتامی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

.......☆.......☆.......☆.......

(۴)
لونگی (Lungi)

مکرم فواد محمد کانو صاحب مبلغ سلسلہ نے لونگی میں اس جلسہ کا انعقاد کیا۔

سیکنڈری سکول کے طلباء و طالبات کے علاوہ ارد گرد کی جماعتوں کے لوگ بھی اس میں شامل ہوئے۔ مکرم کانو صاحب نے رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے پاکیزہ واقعات بچپن سے لے کر بعثت تک بیان کئے۔

جلسہ کی حاضری ساڑھے تین صد تھی۔ ایک غیر احمدی طالب علم نے مکرم فواد کانو صاحب کو بتایا کہ آج میں نے بہت کچھ سیکھا ہے کیونکہ خطاب بہت اچھا تھا اور معلومات سے پُر تھا۔

آخر پر دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو مبارک اسوہ حسنہ کا پرتو بنا دے اور ہر دل خاکپائے محمدؐ بن جائے۔ آمین

watch MTA live
audio and video broadcast
❁❁❁
Weekly sermons
in Urdu / English
❁❁❁
Questions & Answers
and much much more
❁❁❁
Now you can buy
Ahmadiyya Islamic
Books, Audio / Video
on line using
Master Card or Visa

Visit our official website
www.alislam.org

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الحمدللہ ، الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de
MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE
EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے
Freunde der Homoopathie e.V.
جرمنی میں ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کے کاموں کے لئے یہ ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ہے جو نوع انسانی کی خدمت کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ آپ بھی اس کے باقاعدہ ممبر بن کر اس نیک کام میں ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ ممبرشپ کے لئے فارم کے حصول اور مزید معلومات کے لئے درج ذیل فون / فیکس پر شام ۶ بجے سے رات ۹ بجے کے درمیان رابطہ کریں۔
راناسعید احمد خان صدر فرینڈز آف ہومیوپیتھی جرمنی (رجسٹرڈ)
Tel: 069 - 356519
Fax: 069 - 353 56454

F0ZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

حضرت عمرؓ کے دور خلافت کا ایک عظیم معرکہ اور تاریخی فتح

جنگ قادسیہ

مسلمانوں کی دلیری اور جوانمردی کی یادگار

(سید میر محمود احمد ناصر۔پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایرانیوں اور عرب مسلمانوں کے درمیان پہلے معرکے کا میدان، جو کوفہ سے دس گیارہ میل مغرب میں واقع تھا۔ قادسیہ کی زمین نہر سے سیراب ہوتی تھی۔ اس لیے کھیتی باڑی بھی خاصی تھی۔ نیز آبادی کے ارد گرد کھجور کے باغ تھے۔ اور ایک قلعہ بھی موجود تھا۔ اسے قادسیہ کوفہ کہتے تھے۔ تا کہ یہ اسی نام کے ایک اور مقام سے ممتاز رہے جو دجلہ کے کنارے تھا۔

جنگ قادسیہ اوائل محرم میں 14 ہجری، اواخر فروری 635ء میں ہوئی اور تین روز جاری رہی۔ اسلامی فوج کے سالار حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔ ایرانی لشکر، تعداد اور ساز و سامان میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ ہاتھیوں کا دل تھا جس سے عربوں کے گھوڑے بدکتے تھے۔ عربوں نے پہلے اونٹوں پر سیاہ جھولیں ڈال کر انہیں ہاتھیوں کی طرح ہیبتناک بنایا پھر نو مسلم ایرانیوں سے معلومات حاصل کر کے ہاتھیوں کی سونڈیں کاٹ کر انہیں بھگا دیا۔ رستم مارا گیا۔ ہزاروں ایرانی قتل ہوئے۔ عربوں کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی۔ اور ایران عربوں کے زیر نگیں آگیا۔

ایرانی کمانڈر رستم نے لشکر کو صف آراء کیا۔ خود ایک تخت پر متمکن ہوا۔ 18 ہاتھی قلب لشکر میں رکھے اور باقی 15 بازوؤں میں پھیلا دیئے۔ جالینوس، رستم اور میمنہ کے درمیان تھا۔ اور بیرزان نے قلب اور میسرہ کے درمیان جگہ پائی۔

۳۰ ہزار ایرانیوں نے اس خیال سے زنجیریں پاؤں میں ڈال رکھیں تھیں کہ مر جائیں گے مگر پیچھے قدم نہ ہٹائیں گے۔ رستم نے میدان جنگ سے لے کر مدائن تک تھوڑے تھوڑے فاصلے سے ہرکارے بٹھا دیئے تھے تا ہر بات کی خبر بادشاہ کو پہنچاتے رہیں۔

ادھر اسلامی لشکر نے بھی صف آرائی کی۔ امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیمار تھے اور زخموں کی وجہ سے بیٹھنا بھی مشکل تھا۔ اسلامی لشکر کی پشت پر ایک پرانے شاہی محل کی بالائی منزل میں تکیہ سے سہارا لگائے سینہ کے بل جھکے بیٹھے تھے اور اسی حالت میں قیادت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

خالد بن عرفطہ کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا۔ وہ محل کے باہر کھڑے تھے۔ حضرت سعدؓ جو احکام دینا چاہتے رقعہ پر لکھ کر ان کی طرف اوپر سے پھینک دیتے۔ خالد رقعہ پڑھ کر اس کے مطابق حکم صادر کرتے۔ اسلامی لشکر صف آراء ہو چکا تھا اور ہر طرف آیات جہاد کی باآواز تلاوت سامعہ نواز و ولولہ انگیز ہو رہی تھی۔ (طبری) حضرت سعد نے امراء شعراء وخطباء کو حکم دیا کہ وہ اپنے زور بیان سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی کریں (اخبار الطوال ص128) تلاوت کے بعد امراء اپنے اپنے دستوں کے سامنے پرجوش تقریریں کر رہے تھے جن کے ولولہ انگیز فقرات مورخین نے نقل بھی کئے ہیں۔ (طبری)

حضرت سعدؓ نے دستور کے مطابق ابھی چوتھی تکبیر نہ کہی تھی کہ پہلی جھڑپ ہو گئی۔

غالب بن عبداللہ اسدی جوش شجاعت میں اپنی صفوں سے رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے نکلے۔ ایرانی لشکر کا ایک مشہور بہادر ہرمز جو تاج زیب سر کئے تھا ان کے مقابلہ کیلئے نکلا۔ غالب نے آگے بڑھ کر اچانک اس طرح ہرمز کو اپنی گرفت میں لے لیا کہ وہ بے بس ہو گیا۔

ابھی چوتھی تکبیر کا انتظار تھا کہ قبیلہ بنی نہد کی پیادہ فوج کے جوشیلے افسر قیس بن حذیم اپنے دستہ سے مخاطب ہوئے۔

اے بنی نہد اٹھو!!! تمہارا نام نہد اس لئے ہے کہ کچھ کر کے دکھاؤ۔ مگر یہ بات خلاف نظم تھی۔ قائمقام سپہ سالار خالد بن عرفطہ نے قیس کو کہلا بھیجا کہ اس حرکت سے باز آ جاؤ ورنہ ابھی تمہیں معزول کر کے کسی اور شخص کو افسر بنا دونگا۔

اب جنگ وسیع پیمانہ پر شروع ہوئی ایرانیوں نے ۱۳ ہاتھی قبیلہ بجیلہ کے جانبازوں کی طرف بڑھائے اور اپنے حملہ کا مرکز اس قبیلہ کو بنا لیا۔ مجاہدین بجیلہ کے گھوڑے ہاتھیوں سے بدکنے لگے۔ صورت حالات بہت نازک ہو گئی اور قریب تھا کہ یہ قبیلہ ہلاکت کے منہ میں چلا جائے کہ حضرت سعدؓ کا حکم پہنچا۔ اے بنی اسد بجیلہ کو بچاؤ۔ اس حکم نے وہی اثر ظاہر کیا جس اثر کو ملحوظ رکھ کر یہ حکم دیا گیا ہو گا۔ بنی اسد کے بہادر سردار حضرت طلحہؓ نے یہ حکم پا کر نہایت ولولہ انگیز الفاظ میں اپنے قبیلہ سے خطاب کیا۔ اے بنی اسد! سالار لشکر نے نام لے کر تم کو اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے پکارا ہے۔ انہوں نے تم پر اعتماد کیا ہے۔ اگر وہ کسی اور کو اس کا مستحق سمجھتے تو بجیلہ کو بچانے کے لئے اس کو پکارتے۔ تمہارا نام اسد ہے تم شیروں کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ اور پھر بنو اسد کے چار سردار طلیحہ، حمال بن مالک، غالب بن عبداللہ اور ربیل بن عمرو اپنے اپنے دستوں کے ساتھ بجیلہ پر حملہ آور ہاتھیوں سے جا ٹکرائے اور طلیحہ نے ایک بہت بڑے ہاتھی کا کام تمام کر دیا۔ ایرانیوں نے جب دیکھا کہ بنو اسد نے ہاتھیوں کا کیا حال کر دیا ہے تو حملہ کا پورا زور ان کی طرف منتقل کر دیا اور بڑے بڑے ایرانی رؤسا مثلاً جالینوس اور ذوالحاجب، بہمن جاذویہ خود ان پر حملہ آور ہوئے۔ مگر بنو اسد بڑے استقلال سے دشمن کے اس ریلے اور ہاتھیوں کے حملہ کے سامنے جمے رہے۔ جنگ زوروں پر تھی اور ہاتھی اسلامی لشکر کے میمنہ و میسرہ کے گھوڑوں پر حملہ کر رہے تھے اور ایرانی رسالہ مسلمان پیادہ فوج پر حملہ آور ہو گیا۔ یہ نازک صورت حال دیکھ کر حضرت سعدؓ نے عاصم بن عمرو تمیمی کو کہلا بھیجا کہ تم سے ان ہاتھیوں کے لئے کوئی تدبیر نہیں ہوتی!!!

امیر لشکر کے جواب میں بنی تمیم بولے: خدا کی قسم ایسا ہی ہو گا۔

عاصم نے بنی تمیم میں سے ایک پارٹی اچھے تیر اندازوں کی نکالی اور دوسری پارٹی ماہر نیزہ بازوں کی بنائی۔ تیر اندازوں کو حکم دیا کہ وہ تیروں کی بارش کر کے ہاتھیوں پر سوار ایرانیوں کو نیچے گرا دیں اور نیزہ بازوں کو حکم دیا کہ ہاتھیوں کی پشت پر جا کر عماریوں کی رسیاں کاٹ دیں۔ اور نیزہ بازوں کو یہ حکم دے کر خود ان کی حفاظت کیلئے کھڑے ہو گئے تا کہ اس کارروائی کو وہ آسانی سے بجا لا سکیں۔ ایسا ہی ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی ہاتھی بھی نہ تھا جس کے سوار قتل نہ کر دیئے گئے ہوں اور ہودج گرا نہ دیئے گئے ہوں۔ اب کھل کر لڑائی ہونے لگی اور ایرانی حملہ کا دباؤ بنو اسد پر کم ہو گیا۔ مسلمان ایرانی لشکر کو دھکیلتے ہوئے آگے بڑھے اور سورج غروب ہونے تک لڑائی جاری رہی بلکہ رات کے ابتدائی حصہ میں بھی جاری رہی۔ پھر دونوں فریق اپنی اپنی جگہ واپس آ گئے۔

یہ قادسیہ کے معرکہ کا پہلا دن تھا جو کتب تاریخ میں یوم ارماث کے نام سے مشہور ہے۔

معرکہ قادسیہ کا دوسرا دن اور قعقاع بن عمرو کی شجاعت

کچھ دیر بعد قعقاع بن عمرو دس آدمیوں کے ساتھ گھوڑے اڑاتے ہوئے آ موجود ہوئے اور اطلاع دی کہ حضرت عمرؓ کے حکم کی تعمیل میں حضرت ابو عبیدہؓ نے ایک لشکر بھجوایا ہے جو آیا ہی چاہتا ہے قعقاع اس لشکر کے ہراول دستوں کے کمانڈر تھے اور اصل لشکر حضرت ہاشم بن عتبہ کی سرکردگی میں آ رہا تھا۔ قعقاع نے یہ ہوشیاری کی تھی کہ اپنے ہراول دستوں کو دس دس سپاہیوں کے گروپوں میں تقسیم کر دیا تھا جو ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر حرکت کر رہے تھے۔ اور باری باری اسلامی لشکر سے یہ دس دس کے دستے ملتے چلے جاتے تھے۔ ہر دستہ کے آنے پر نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسلامی لشکر کو مسلسل کمک مل رہی ہے۔

قعقاع بہادر نوجوان تھے۔ آتے ہی لشکر کی آمد کی خوشخبری سنا کر لڑائی شروع کرنے پر ابھارنے لگے۔ اور بلند آواز میں پکارے آؤ میرے نمونہ پر عمل کرو۔ یہ کہہ کر دشمن کی طرف بڑھے اور مبارز طلبی کی۔ قعقاع کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں کو ان کے حق میں حضرت ابو بکرؓ کی بات یاد آ گئی کہ جس لشکر میں ایسے لوگ ہوں اس کو کبھی شکست نہیں ہوتی۔

قعقاع کی مبارز طلبی کے جواب میں ایرانی لشکر سے ذوالحاجب نکلا قعقاع نے پوچھا تم کون ہو؟ بولا میں بہمن جاذویہ ہوں۔ قعقاع بلند آواز سے چلائے کہ ابو عبید، سلیط، اور جسر کے معرکہ میں شہید ہونے والوں کے انتقام لینے کا وقت آ گیا ہے۔ بہمن جاذویہ جسر کے معرکہ میں ایرانی لشکر کا سپہ سالار تھا۔ قعقاع یہ کہہ کر جھپٹے اور ایرانی بہادر کو ڈھیر کر دیا۔

قعقاع کے لشکر کے باقی گھڑسوار باری باری آ کر لڑائی میں شریک ہوتے چلے گئے۔ جب کوئی دستہ آتا مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی اور وفور مسرت سے یہ کیفیت ہو گئی کہ گویا کل کچھ نقصان ہوا ہی نہ تھا۔ اس کے بالمقابل ایرانی لشکر کی ہمت بہمن جاذویہ کے قتل اور اسلامی لشکر کی مسلسل کمک کی خبروں سے بالکل ٹوٹ گئی۔

قعقاع نے پھر مبارز طلبی کی۔ بیرزان اور بندوان نامی دو سردار ایرانی لشکر سے نکلے۔ مسلمانوں میں سے حارث بن ظبیان بھی قعقاع سے آ ملے۔ ذرا ہی دیر میں بیرزان قعقاع کی تلوار کا نشانہ بن چکا تھا اور حارث نے بندوان کو ختم کر دیا تھا۔

اب قعقاع پکارے: مسلمانو! تلواریں لے کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑو غرض لڑائی شروع ہوئی اور شام تک جاری رہی اور ایرانی لشکر کو دن بھر کسی خوش کن بات کا دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ پہلے دن کی لڑائی میں بنی تمیم کے بہادروں نے ہاتھیوں کے ہودج کاٹ ڈالے تھے۔ اس لئے آج ایرانی میدان جنگ میں ہاتھی بھی نہ لا سکے تھے۔

ہاتھی نما جانور سے جنگی چال

ادھر مسلمانوں نے ایک ہاتھی نما چیز ایجاد کر لی تھی۔ وہ یہ کہ اونٹوں پر بڑی بڑی جھولیں ڈال کر خوفناک سا بنا دیا تھا اور ہر اونٹ پر دس دس آدمی بٹھا دیئے تھے۔ دشمن کے گھوڑے اس کالے دیو کو دیکھ کر بدکنے لگے اور اسلامی رسالہ کو اس کی وجہ سے ان پر حملہ کرنے کا اچھا موقع مل گیا اور جو کیفیت ایک روز قبل مسلمانوں کی ایرانی ہاتھیوں کے سامنے ہو رہی تھی وہی کیفیت آج ایرانیوں کی ان اونٹوں کے سامنے ہو رہی تھی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

قعقاع نے اس روز 30 بار دشمن کی صفوں پر شدید حملے کئے جب بھی اس کے لشکر کا کوئی دستہ مسلمانوں کے لشکر سے آکر ملتا اور "اللہ اکبر" کے نعرے بلند ہوتے قعقاع دشمن پر ٹوٹ پڑتے۔

دشمن کے دو سردار بہمن جاذویہ اور بیرزان کو تو وہ شروع میں ہی تہ تیغ کر چکے تھے ایک اور سردار بزرجمہر ہمدانی کو بھی موت کے گھاٹ اتارا۔ ایرانی لشکر کا ایک اور نامی رئیس اعور بن قطبہ کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔

لڑائی زوروں پر تھی کہ مدینہ سے حضرت عمرؓ کے ایلچی آئے۔ انہوں نے ان کے ہاتھ چار تلواریں اور چار گھوڑے ان بہادروں کو مرحمت کرنے کے لئے بھجوائے تھے جو ممتاز طور پر بہادری کے کارنامے سرانجام دیں۔ چنانچہ تلواریں حمال بن مالک، عاصم بن عمرو، طلیحہ بن خویلد اور ربیل بن عمرو کے حصہ میں آئیں۔

قعقاع کے کارنامے اوپر ذکر ہو چکے ہیں انہیں دربار خلافت سے آیا ہوا ایک گھوڑا مرحمت ہوا۔

ابو محجن کی معافی اور بہادری کا واقعہ

ابو محجن شاعر تھے اور بہادر نوجوان تھے۔ حضرت سعدؓ نے شراب پینے یا شراب کی توصیف میں شعر کہنے کے جرم میں انہیں قید کر دیا تھا۔ جس مکان کی بالائی منزل میں بیٹھے سعدؓ فوجوں کی کمان کر رہے تھے اس کی نچلی منزل میں ابو محجن محبوس تھے۔ لڑائی ہو رہی تھی ابو محجن اس کا نظارہ دیکھ رہے تھے اور جنگ میں شرکت کے لئے بہت بے قرار تھے۔ حضرت سعدؓ ان کو رہا کرنے پر تیار نہ تھے۔ ابو محجن نے حضرت سعدؓ کی بیوی سے کہا کہ خدارا! میری بیڑی کھول دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ شام کو جنگ سے فارغ ہو کر اسی طرح بیڑی پہن لونگا۔ حضرت سلمہؓ نے انکار کر دیا۔ ابو محجن نے نہایت دردناک شعر پڑھے جنہیں سن کر سلمہؓ کا دل پگھل گیا خدا تعالیٰ سے استخارہ کر کے ابو محجن کی درخواست منظور کر لی اور ان کی بیڑی کھول دی۔ ابو محجن نے باہر نکل کر حضرت سعدؓ کا گھوڑا کھولا اور اللہ اکبر کا نعرہ مار کر ایرانی لشکر کے بائیں پہلو پر ٹوٹ پڑے اور دونوں لشکروں کی صفوں کے درمیان اس طرح سرگرمی سے حملہ کر رہے تھے کہ دیکھنے والوں کو یوں معلوم ہوتا کہ نیزے کا کوئی کھیل دکھا رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد مسلمانوں کے لشکر کی پشت سے چکر لگاتے ہوئے ایرانی لشکر کے میمنہ پر نعرہ تکبیر بلند کر کے زور سے حملہ کیا پھر اسی جوش و خروش سے ایرانی لشکر کے قلب پر جھپٹے۔ مسلمان حیران تھے کہ یہ کون بہادر آ نکلا ہے کچھ لوگ کہنے لگے کہ غالباً شام سے آنے والی امدادی فوج کا کوئی مجاہد ہے۔ بلکہ خود ان کے امیر لشکر ہاشم بن عتبہ ہیں۔

حضرت سعدؓ اپنی جگہ بیٹھے یہ سب کیفیت دیکھ رہے تھے۔ بولے: گھوڑا تو میرا معلوم ہوتا ہے اور حملہ کی طرز ابو محجن کی سی ہے۔

(فتوح البلدان ص258)

ابو محجن قید نہ ہوتے تو میں سمجھتا ابو محجن ہی ہیں۔ رات گئے تک لڑائی جاری رہی نصف رات کو جب فریقین اپنی اپنی جگہ پر واپس آئے تو ابو محجن بھی واپس لوٹے گھوڑا باندھا اور آکر بیڑی پہن لی۔ صبح سلمہؓ نے سارا واقعہ حضرت سعدؓ کو بتا دیا تو آپ نے ابو محجن کو یہ کہہ کر فوراً معاف کر دیا کہ جس انداز میں میں نے تمہیں دیکھا ہے اس کے بعد میں تمہیں سزا نہیں دے سکتا۔ اس پر ابو محجن بولے تو میں بھی آئندہ شراب کو منہ لگانے سے توبہ کرتا ہوں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو محجن کا جرم شراب پینا نہیں تھا بلکہ حضرت سلمہؓ کو انہوں نے کہا کہ میں نے کوئی حرام چیز کھانے یا پینے کا ارتکاب نہیں کیا۔ جاہلیت میں البتہ میں شراب پی لیا کرتا تھا اس کے نتیجہ میں میرے ہونٹوں پر شراب کی تعریف میں شعر آگئے تھے۔

حضرت سعدؓ نے انہیں معاف کیا تو ابو محجن بولے میں بھی کبھی اس قبیح چیز کی تعریف اپنی زبان پر نہ لاؤنگا (اس واقعہ کی تفصیل کے لئے دیکھیں (1) طبری جزء ثالث ص76,75 (2) فتوح البلدان ص258 (3) اخبار الطوال ص129)

ایک ماں نے اپنے چاروں جگر گوشے جہاد کے لئے روانہ کر دیئے

مورخین لکھتے ہیں اس جنگ کے موقع پر نخع قبیلہ کی ایک عورت اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھ موجود تھی۔ لڑائی شروع ہونے سے قبل اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر بولی:۔

میرے بچو! تم اسلام لائے اور ثابت قدمی سے اس دین پر قائم رہے۔ پھر تم نے ہجرت کی مگر تمہیں وطن میں کوئی تکلیف نہ تھی کہ تم اس کی وجہ سے وطن چھوڑتے اور نہ ہی وہاں کوئی قحط پڑا تھا۔ اور اب تم اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ یہاں آئے ہو اور اسے ایرانی لشکر کے سامنے لا رکھا ہے۔ تم سب ایک باپ اور ایک ماں کے بیٹے ہو۔ میں نے کبھی تمہارے باپ سے خیانت والا معاملہ روا نہیں رکھا اور نہ تمہارے لئے کبھی ذلت و رسوائی کا موقعہ پیدا ہونے دیا۔ جاؤ اور لڑتے ہوئے شہید ہو جاؤ!!!

چاروں بیٹے ماں کے اس حکم کو سن کر دشمن کے لشکر کی طرف سرپٹ روانہ ہوئے۔ جب بڑھیا کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور بولی:

خدایا میرے بچوں کو بچانا!!!

چاروں بیٹے جنگ میں شامل ہوئے اور خوب خوب لڑے اور شام کو صحیح سالم اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے۔ کسی کو خراش تک بھی نہ آئی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ اس کے بعد چاروں کو دربار خلافت سے دو دو ہزار گزارہ ملتا ہے اور وہ سب کا سب بوڑھی ماں کی گود میں لا ڈالتے تھے۔

معرکہ قادسیہ کا یہ دوسرا دن یوم اغواث کے نام سے معروف ہے۔ اس میں دو ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ ایرانی لشکر کا جانی نقصان دس ہزار کا تھا۔

قادسیہ کا تیسرا دن

صبح ہوئی زخمی مسلمان مرہم پٹی کے لئے عورتوں کے سپرد کئے گئے اور شہداء کو لشکر کی صفوں کی پشت پر لے جا کر دفنایا گیا۔ یہ نظام حاجب بن زید کے سپرد تھا۔ مسلمان عورتوں اور بچوں نے قبریں کھودنے میں امداد کی مگر ایرانیوں کی لاشیں ابھی کھلے میدان میں پڑی تھیں۔ (طبری جزء ثالث ص59)

قعقاع جو شام سے آنے والی امدادی فوج کے مقدمہ کے امیر تھے۔ اور اصل لشکر سے کافی عرصہ قبل قادسیہ میں پہنچ چکے تھے رات کو چپکے سے اپنے مقدمہ سمیت اسی جگہ پر چلے گئے جہاں سے ایک روز قبل انہوں نے دس دس آدمیوں کے الگ الگ دستے بھجوانے کا بندوبست کیا تھا اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ سو سو کی جمعیت میں باری باری میدان جنگ میں آتے جائیں تاکہ دشمن پر یہ اثر ہو کہ مسلمانوں کو کمک مل رہی ہے اور خود مسلمانوں میں نئی امنگ اور جوش پیدا ہو۔ چنانچہ سورج کا غروب ہونا تھا کہ سو بہادروں کا پہلا دستہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا ہوا اسلامی لشکر میں آملا اور ابھی تیسرا دستہ اس جگہ سے روانہ نہیں ہوا تھا کہ کیا دیکھتے ہیں کہ شام سے آنے والی فوج کے 700 مجاہدین ہاشم بن عتبہ کی کمان میں وہاں آپہنچے۔ ہاشم کو قعقاع کی اس تدبیر کی خبر دی گئی جسے انہوں نے بہت پسند کیا اور اپنے تمام لشکر کو 70,70 افراد کے دستوں میں بانٹ کر ان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد اسلامی لشکر میں آکر شامل ہوتے چلے جانے کی ہدایت کر دی۔ چنانچہ جب ہر نیا دستہ لشکر میں آکر ملتا دونوں طرف سے پر جوش نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے اور مجاہدین کی ہمت افزائی ہوتی۔

ادھر ایرانی لشکر میں رات بھر ہاتھیوں کے ہودج کی مرمت کا کام ہوتا رہا اور ایرانی میدان جنگ میں ہاتھیوں کو لے آئے۔ پرسوں کے تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے ہودجوں کی رسیوں کی حفاظت کے لئے پیادہ سپاہی مقرر کرائے اور ان سپاہیوں کی حفاظت رسالہ کر رہا تھا۔ اسلامی لشکر کے جس حصہ پر حملہ کرنا چاہتے ہاتھی آگے بڑھاتے تاکہ مسلمانوں کے گھوڑے بدک کر بھاگنے لگیں۔

معرکے کا چوتھا دن

آج کا دن بہت سخت تھا۔ شروع سے آخر تک مسلسل لڑائی بہت شدید رہی۔ یزدجرد کو ذرا ذرا خبریں مل رہی تھیں اور اس نے اپنے اردگرد سب بہادروں کو جنگ میں جھونک دیا تھا۔ اور اگر قعقاع کو وہ عمدہ تدبیر نہ سوجھ جاتی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے اور ہاشم بن عتبہ کے ذریعہ غیبی امداد نہ مل جاتی تو بہت ہی نازک صورتحال پیدا ہو سکتی تھی۔

لڑائی شروع ہوئی۔ اہل ایران کی صفوں میں ایک شخص گرجتا دھاڑتا نکلا اور مبارز طلبی کی۔ ایک دبلا پتلا چھوٹے سے قد کا کمزور سا مسلمان شبر بن علقمہ نامی تلوار لیکر اس کے مقابلہ کیلئے آگے بڑھا۔ ایرانی پہلوان اس کو زمین پر لٹا کر اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھا اور اس کو ذبح کرنے کے لئے تلوار نکالنے لگا۔ اس کے گھوڑے کی باگ اس پیٹی میں بندھی تھی اس نے تلوار سونتی تو گھوڑا بدکا اور گھبرا کر بھاگنے لگا اور ایرانی بہادر کو بھی ساتھ ہی گھسیٹنے لگا اس طرح اس مسلمان کی جان بچ گئی۔ ادھر اس کے ساتھی چلائے کہ اب بچ گئے ہو تو بھاگ آؤ مگر وہ نہ مانا اور بولا اب جتنا مرضی چلائے جاؤ میں اس شخص کا خاتمہ کر کے ہی آؤں گا۔ چنانچہ اس کو تہ تیغ کر کے واپس آگیا۔

اب لڑائی پورے زور سے شروع ہوئی۔ ایرانی ہاتھی جدھر بڑھتے اسلامی دستوں کو منتشر کر دیتے اور وہی کیفیت پیدا ہوتی نظر آتی جو ارماث کے معرکہ میں ہوئی تھی۔ حضرت سعدؓ نے یہ دیکھا تو ضخم، مسلم، رافع اور عشنق وغیر ہم کو جو ایرانیوں میں سے مسلمان ہوئے تھے بلا بھیجا اور ان کے سامنے اس مشکل کو پیش کیا کہ ہاتھیوں سے کیسے نپٹا جائے اور دریافت کیا کہ ہاتھیوں کے کوئی ایسے نازک اعضاء بھی ہیں جن پر ضرب لگنے سے ان کی موت واقع ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہاتھی کو سونڈ اور آنکھوں پر ضرب لگائی جائے تو وہ بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے۔ حضرت سعدؓ نے یہ سن کر قعقاع اور عاصم دونوں بھائیوں کو کہلا بھیجا کہ ابیض ہاتھی سے مجھے نجات دلانا تمہارے سپرد ہے۔ اس طرح حمال اور ربیل کو بلا کر دوسرے بڑے ہاتھی اجرب کو ختم کرنے کی ذمہ داری سپرد کی۔

قعقاع اور عاصم نے دو عمدہ لچکدار برچھے لئے اور ہاتھی کو سراسیمہ کرنے کے لئے گھڑ سواروں اور پیادہ سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس ہاتھی کا گھیرا ڈالیں ہاتھی کی توجہ ان گھیرا ڈالنے والوں کی طرف ہٹی تو دونوں جانبازوں نے بیک وقت حملہ کیا اور ایک ساتھ ہاتھی کی آنکھوں میں برچھے گاڑ دیئے۔ ہاتھی گھبرا کر پیچھے ہٹا قعقاع نے اس زور سے تلوار ماری کہ سونڈ کاٹ ڈالی ہاتھی پہلو کے بل آرہا اور دونوں بہادروں نے ہاتھی پر سوار سپاہیوں کو تہ تیغ کیا۔

ادھر حمال اور ربیل نے ایک ساتھ دوسرے بڑے ہاتھی پر حملہ کیا۔ ایک طرف حمال نے ایک آنکھ پر برچھا مارا دوسری طرف ربیل نے سونڈ تلوار مار کر کاٹ ڈالی۔ ہاتھی نے گھبرا کر چیخ ماری اور لشکر چھوڑ کر بھاگا۔ دوسرے ہاتھی بھی اس کے پیچھے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ (ESTD/ ۱۹۵۲ء)
☆ ریلوے روڈ ربوہ 0092 4524 212515
☆ اقصیٰ روڈ ربوہ 0092 4524 214750
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

ہوئے اور ہر کو عبور کر کے مدائن کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

عمرو بن معدیکرب کی بہادری

اس سے قبل جب ابھی ہاتھیوں کی قطار آہنی دیوار کی طرح قائم تھی عمرو بن معدیکرب جو مشہور بہادر تھے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر بولے کہ میں اپنے سامنے والے ہاتھی پر حملہ کرتا ہوں تم میرے ساتھ رہو مجھے چھوڑ کر الگ نہ ہو جانا۔ اگر تم مجھ سے ہٹ کر رہے تو یاد رکھو کہ ابو ثور (عمرو بن معدیکرب کی کنیت) آج ختم ہو گیا اور اگر ابو ثور ختم ہو گیا تو پھر ایسا آدمی نہ ملے گا۔ اگر تم ساتھ رہے تو پھر مجھے زندہ بچا لاؤ گے۔ میرے ہاتھ میں صرف تلوار ہے۔ اور یہ کہہ کر بڑے زور سے حملہ کرتے ہوئے آگے بڑھے مگر اتنا غبار اڑا کہ آپ ساتھیوں کی نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئے۔

ساتھیوں نے یہ صورت حالات دیکھی تو بولے اب انتظار کس کا ہے۔ اگر آج عمرو ختم ہو گئے تو مسلمانوں کا شاہسوار جاتا رہا۔ یہ کہہ کر عمرو کو گھیرے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑے اور دشمن کو پرے دھکیل کر ان کو بچا لیا۔ دیکھنے والوں نے ان کی یہ کیفیت دیکھی کہ اکیلے صرف تلوار ہاتھ میں لئے نیزہ بازوں سے مقابلہ کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا نیزہ بازوں کا شکار ہو چکا تھا۔

قریب سے ایک ایرانی سپاہی گھوڑے پر سوار حملہ آور تھا عمرو نے پیچھے سے گھوڑے کی ٹانگ پکڑ لی۔ گھوڑا رک گیا۔ ایرانی سپاہی نے گھوڑے کو بہت ہانکا مگر عمرو نے گھوڑے کو ہلنے نہ دیا۔ سوار نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ان پر حملہ آور ہوا۔ عمرو کے ساتھی ان کی مدد کے لئے بڑھے۔ وہ یہ صورت حال دیکھ کر گھوڑے سے اتر کر اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور عمرو کود کر گھوڑے کی پشت پر جا بیٹھے۔

(طبری جزء ثالث ص 61)

اب ہاتھی جا چکے تھے دونوں فریق نئے سرے سے منظم ہوئے۔ ایرانیوں نے تیرہ صفیں بنائیں۔ اسلامی لشکر 3 صفوں میں منقسم ہوا۔ پہلی صف رسالہ کی دوسری پیادہ فوج کی تیسری تیر اندازوں کی۔ میمنہ و میسرہ میں بھی یہی ترتیب تھی۔ اب حضرت سعدؓ نے دستور کے موافق 3 تکبیریں نہ کہیں تھیں کہ قعقاع اپنے ساتھیوں کو لے کر دشمن پر جا پڑے۔ حضرت سعدؓ نے دیکھا تو بولے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرلَهٗ وَانْصُرْہ فَقَد اذنتُ لَهٗ اِنْ لَمْ یَسْتَاذِنِی. اس طرح اسد بجیلہ اور کندہ کے قبائل نے بھی باری باری حملہ کیا اور حضرت سعدؓ ہر ایک کے لئے مغفرت اور تائید الٰہی کی دعا مانگتے رہے۔ حضرت سعدؓ کی تکبیروں کے بعد تمام اسلامی لشکر ایرانیوں پر ٹوٹ پڑا تھا۔ اب لڑائی لمبی اور شدید ترین ہوتی چلی جا رہی تھی۔ دستوں کے کمانڈروں کے حکم سے گھوڑے سوار بھی اب پیدل ہو گئے تھے۔

حمیضہ کے قبیلہ کے سامنے جو ایرانی دستہ تھا وہ سر تا پا لوہے کے ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ مسلمان ان پر حملہ کرتے تھے مگر تلواریں لوہے پر کچھ اثر ہی نہ کرتی تھیں۔ مجبور ہو کر پیچھے ہٹتے تھے۔ حمیضہ جو ان کے سردار تھے بولے: کیا ہو گیا؟ وہ بولے کہ ہتھیاروں کا ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ حمیضہ جوش میں بولے ذرا ٹھہرو اور میری طرف دیکھو یہ کہہ کر ان میں سے ایک آدمی پر حملہ کیا اور اس کی کمر میں نیزہ گاڑ کر توڑ دیا۔ یہ دیکھ کر ان کے ساتھیوں کو بھی ہمت ہوئی اور اس زور سے حملہ کیا کہ ان کو صف سے دھکیل کر رکھ دیا۔

جنگ شدت پکڑ رہی تھی رات کی تاریکی چھا رہی تھی مگر لڑائی میں کوئی کمی نہ تھی اور اتنا شور تھا کہ خدا کی پناہ۔ یہ رات ایسی گزری کہ اس سے پہلے عرب و عجم نے کبھی ایسی کیفیت نہ دیکھی ہو گی۔ تاریکی میں دونوں لشکر اپنے اپنے کمانڈروں سے بالکل منقطع ہو چکے تھے سعدؓ کو کوئی خبر مل رہی تھی نہ ہی رستم کو کوئی اطلاع تھی کہ جنگ کی کیا صورت ہے۔

چنانچہ حضرت سعدؓ تو دعا کے لئے جھک گئے۔ سب سے پہلی اطلاع جو ان کو لشکر کے متعلق انقطاع کے بعد ملی وہ نصف شب کو قعقاع کی آواز تھی۔

اور رستم قتل ہو گیا

یہ رات قیامت کی رات تھی قعقاع اور دوسرے اسلامی بہادر حیرت انگیز کارنامے دکھا رہے تھے۔ اتنے میں شدید ہوا چلی جو عربی میں دبور کے نام سے موسوم کی جاتی ہے اور رستم کے تخت کا شامیانہ اڑا لے گئی اور نہر میں جا پھینکا۔ یہ دیکھ کر رستم اپنے تخت سے اتر گیا۔ ایک مسلمان نوجوان، ھلال بن علقمہ نے اس پر تلوار سے حملہ کیا رستم چوٹ کھا کر بھاگا اور نہر میں جا کودا۔ ھلال نے وہاں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور اس کا خاتمہ کر دیا۔ (طبری) اور خود رستم کے تخت پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا۔

قَتَلْتُ رُسْتَم وَاللّٰهِ . اِلَیَّ اِلَیَّ

(اللہ کی قسم مَیں نے رستم کو قتل کر دیا ہے۔ میری طرف آؤ، میری طرف آؤ)

یہ آواز سن کر مسلمان نعرے لگاتے ہوئے اس کے گرد اکٹھے ہونے لگے۔ اور ایرانی لشکر کا قلب رستم کی ہلاکت کی خبر سن کر بھاگ کھڑا ہوا اور جالینوس نے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر لشکر کو نہر عبور کر کے واپسی کا حکم دیا۔

ایرانی لشکر کا عبرتناک انجام

ایرانی لشکر کے فرار کے بعد بھی 30 ایرانی دستے مرنے مارنے پر تل گئے ان کے مقابلہ کے لئے عاصم، قعقاع، سلمان وغیرہ اسلامی بہادر نکلے۔ ان ایرانی دستوں کا کچھ حصہ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا اور باقی بھاگ گئے۔ اس معرکہ میں جو یوم عماس کے نام سے کتب تاریخ میں مذکور ہے 10 ہزار ایرانی کام آئے اور 6 ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

دشمن کو شکست دینے کے بعد مسلمان واپس ہوئے تو فجر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ مؤذن لڑائی میں شہید ہو چکا تھا اور بہت سے مسلمان اذان دینے کا جذبہ رکھتے تھے یہ شوق اس حد کو پہنچا ہوا تھا کہ آخر کار سعدؓ کو قرعہ ڈال کر مؤذن کا نام نکالنا پڑا۔

صبح ہوئی حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو فتح کا حال لکھ کر بھیجا۔ زخمیوں کے لئے ادویہ کا انتظام کیا گیا۔ شہداء کو مشرقی مقام کے سامنے ایک خندق میں دفن کیا گیا اس کا انتظام خالد بن عرفطہ کے سپرد تھا۔ ایرانیوں کے تعاقب کے لئے مختلف اطراف میں مسلمانوں کے دستے بھیجے گئے۔

اس پرشوکت ایرانی لشکر کا جس میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کے مقابلہ میں ایک مسلمان کے مقابلہ میں 4 سپاہی تھے جو مسلمانوں سے بہت زیادہ مسلح تھے۔ جن کے اپنے ملک میں لڑائی ہو رہی تھی جہاں کے چپہ چپہ سے انہیں واقفیت تھی جہاں انہیں آسانی سے مدد مل سکتی تھی اور مل رہی تھی اور پھر جس لشکر کے سپاہی مسلمانوں کو شدید تحقیر کی نظر سے دیکھتے اور ان کے اسلحہ کو دیکھ کر تمسخر اڑایا کرتے تھے اس لشکر کا یہ انجام بہت ہی عبرتناک ہے۔

حضرت عمرؓ کو فتح کی خبر کا بے چینی سے انتظار

حضرت عمرؓ کو جنگ کے نتیجہ کا بے چینی سے انتظار تھا۔ صبح سے دوپہر تک اس انتظار میں گھر سے باہر رہتے تھے اور آنے والے قافلوں سے دریافت فرماتے رہتے تھے۔

آخر کار ایک روز قاصد اونٹنی پر سوار مدینہ پہنچا۔ حضور مدینہ سے باہر قادسیہ سے اطلاع کے منتظر تھے۔ قاصد آیا حضرت عمرؓ نے اس سے حالات دریافت کرنا شروع کئے۔ وہ آپؓ کو پہچانتا نہ تھا وہ اونٹنی پر شہر کو جا رہا تھا اور حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ساتھ دوڑتے چلے جاتے تھے۔ جب شہر میں داخل ہوئے تو قاصد کے تعجب کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ ہر شخص اس کے ہمراہی کو یا امیر المومنین السلام علیکم کہہ کر مخاطب کر رہا ہے۔ وہ گھبرا کر اترا اور بولا حضور آپ نے مجھے بتا کیوں نہ دیا؟ حضرت عمرؓ بولے: کوئی بات نہیں بھائی۔

فتح کی اطلاع ملی تو حضرت عمرؓ نے پبلک مجمع میں فتح کی خبر پڑھ کر سنائی اور اس کے بعد ایک پر اثر تقریر کی جس کے بعض قیمتی فقرات مورخین نے نقل کئے ہیں۔

لشکر اسلام کو حضرت عمرؓ کی ہدایات

حضرت عمرؓ نے حکم بھیجا کہ لشکر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے اور فوج کی دوبارہ تنظیم و ترتیب کی جائے اور دوسرے قابل اصلاح امور کی طرف توجہ دی جائے۔

حضرت سعدؓ نے دربار خلافت سے پچھوا بھیجا تھا کہ قادسیہ کی جنگ میں بہت سے لوگ مسلمانوں سے صلح کر چکے تھے اور ان میں سے بعض تو اس امر کے مدعی تھے کہ ایرانی حکومت نے ان کے خلاف مرضی جبراً انہیں اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا اور بہت سے لوگوں کا یہ دعویٰ صحیح بھی تھا۔ بہت سے لوگ جنگ کے باعث اس علاقہ کو چھوڑ کر دشمن کے علاقہ کی طرف چلے گئے تھے اور اب واپس آ رہے تھے۔

حضرت عمرؓ نے ان امور کے فیصلہ کے لئے مدینہ میں مجلس شوریٰ منعقد کی اور بعد از فیصلہ یہ ہدایت بھیجی کہ جن لوگوں سے مسلمانوں کے معاہدات تھے اور انہوں نے اپنے معاہدات پورے کئے اور اپنے علاقہ میں مقیم رہے دشمن کی طرف نہیں گئے ان کے معاملات کا پوری وفاداری سے احترام کیا جائے گا۔

جن لوگوں سے مسلمانوں کے معاہدات نہیں تھے مگر وہ اپنے علاقہ میں رہے اور دشمن کی طرف جا کر تمہارے خلاف صف آراء نہیں ہوئے تو ان سے بھی وہی سلوک کیا جائے گا جو ان لوگوں سے کیا جا رہا ہے جن سے معاہدات ہیں۔

جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایرانی حکومت نے جبراً ان کو لشکر میں شامل کر لیا تھا اور ان کا دعویٰ سچا نظر آتا ہے تو ان سے بھی مسلمانوں کے سلوک میں کوئی کمی نہ کی جائے۔ اور جو لوگ اس امر کے جھوٹے مدعی ہیں کہ ان پر جبر کیا گیا بلکہ وہ خود اپنی مرضی سے دشمن کے ساتھ مل کر تمہارے خلاف سرگرم کار ہوئے تو ان کا پہلا معاہدہ تو منسوخ ہو گیا۔ اب یا تو ان سے دوبارہ مصالحت کی جائے یا انہیں ان کے امن کی جگہ پر پہنچا دیا جائے۔

اور جن لوگوں سے معاہدات نہیں، اور وہ اس علاقہ کو چھوڑ کر دشمن کی طرف چلے گئے اور تمہارے خلاف جنگ آزما ہوئے ان کے متعلق اگر تم مناسب سمجھو تو انہیں بھی بلا لو اور وہ جزیہ ادا کریں اور تمہارے علاقہ میں رہیں اور اگر تم مناسب سمجھو تو انہیں نہ بلاؤ اور وہ بدستور تمہارے خلاف برسرپیکار رہیں اور تم ان کے خلاف لڑائی جاری رکھو۔

یہ احکام مفید ثابت ہوئے اور اس نواح کے لوگ واپس آ کر اپنی زمینوں پر آباد ہو گئے اور وسعت حوصلہ کی یہ عمدہ مثال ہے کہ مسلمانوں نے ان لوگوں کو بھی اپنی زمین آباد کرنے کے لئے بلا لیا جو ایک نہایت نازک وقت میں اپنے معاہدات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دشمن سے جا ملے تھے گو مدینہ کی مجلس مشاورت نے انہیں اس امر کی اجازت دے دی تھی کہ چاہے ایسے ایرانیوں کو واپس بلا لیں، چاہے نہ بلائیں اور ان کی اراضی آپس میں تقسیم کر لیں۔ مورخین نے ذکر کیا ہے کہ اس خطرہ کے وقت میں بدعہدی کرنے والوں کو واپس بلایا گیا تو ان کی اراضی پر عام اراضی کی نسبت زیادہ ٹیکس لگایا گیا تھا۔

عراق کی فتوحات کے سلسلہ میں اس جنگ کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان مجاہدین نے شدید مخالف حالات کا نہایت ثابت قدمی سے مردانہ وار مقابلہ کیا اور مورخین نے ذکر کیا ہے کہ دربار خلافت سے جب لوگوں کے لئے گزارے مقرر ہوئے تو اس ضمن میں قادسیہ میں شرکت بھی ایک وجہ امتیاز سمجھی گئی تھی۔

مولویانہ منافقت

کتاب "افادات وملفوظات حضرت مولانا عبیداللہ سندھی" کے بعض مندرجات پر مختصر تبصرہ

(ڈاکٹر محمد طاہر ۔ پورٹ لینڈ ، امریکہ)

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (مرحوم) ایک دفعہ واشنگٹن سے پورٹ لینڈ تشریف لائے تو کتابوں کا ایک گرانقدر تحفہ بھی لائے۔ ان کتابوں میں ایک کتاب بعنوان "افادات وملفوظات حضرت مولانا عبیداللہ سندھی" بھی تھی۔ اس کتاب کے مؤلف ایک صاحب محمد سرور نامی ہیں جو کہ سابق استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی تھے۔ اس کتاب کو سندھ ساگر اکادمی چوک مینار، انارکلی لاہور نے نومبر ۱۹۷۲ء میں پنجاب آرٹ پریس لاہور سے شائع کیا تھا۔

اس کتاب میں کئی جگہوں پر جماعت کا بھی تذکرہ کیا گیا تھا۔ اس کتاب کے پڑھنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان یا ہندوستان کا مولوی جب تک جماعت احمدیہ پر جھوٹے الزام، تحقیر آمیز رویہ اور گند اچھالنے کی کوشش نہ کرے تو اس کی کتاب یا بیان مکمل نہیں ہوتا۔ گندی ذہنیت کو چین تبھی آتا ہے جب گند ابل کر باہر آجائے۔

اس کتاب میں محمد سرور استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ نے جہاں بھی جماعت احمدیہ کے متعلق کچھ لکھا ہے نہ صرف یہ کہ وہ جہالت پر مبنی ہے بلکہ بددیانتی کا نمونہ ہے۔ مولوی محمد سرور صاحب کے لئے دیانت داری اور بددیانتی میں تفریق کرنا ناممکن ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اکابر کو بددیانت لکھا ہے۔ پھر اسی تحریر میں ان کی نیکی و تقویٰ سے متأثر بھی ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ علوم دینیہ، معارف قرآن حکیم کا خزانہ ان کے پاس تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بددیانت تھے اور جھوٹے تھے۔ حالانکہ قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہّر ہوتے ہیں۔ سورۃ الواقعہ آیت ۸۰ ﴿لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ﴾۔ جوں جوں طہارت اور پاکیزگی بڑھے گی قرآنی علوم ان پر ظاہر ہوتے جائیں گے۔ اس لئے اگر اکابر جماعت احمدیہ بڑے عالم قرآن تھے تو یقیناً وہ بہت بڑے پاکباز تھے، دیانت دار تھے، حق گو تھے۔

اپنی کتاب افادات وملفوظات حضرت عبیداللہ سندھی میں ان کے مؤلف محمد سرور صاحب سابق استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ صفحہ ۴۳ پر رقمطراز ہیں:

"بعض دفعہ لوگ مولانا سے جب وہ حرم میں بیٹھے ہوتے کچھ بے ڈھب سے سوال کر بیٹھتے تھے۔ باتوں باتوں میں مولانا نے ایک بار فرمایا کہ حکیم نورالدین (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ ناقل) بہت بڑے عالم قرآن تھے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب غصے میں آگئے اور بڑے ناراض ہو کر کہنے لگے کہ مولانا حکیم نورالدین تو قادیانی تھے۔ مولانا مسکرائے اور بڑے تحمل سے کہا کہ میں نے کب کہا کہ نورالدین قادیانی نہیں تھے۔ میں نے جو بات کہی ہے وہ تو صرف اتنی ہے کہ وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے"۔

پھر صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں:

"مولانا عبیداللہ سندھی فرمانے لگے کہ میں حکیم نورالدین سے قادیان میں متعدد بار ملا ہوں۔ واقعی وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے۔ میں تم سے کہوں ہندوستان سے باہر میں کئی اسلامی ملکوں میں رہ چکا ہوں اور یہاں مکہ معظّمہ میں مختلف ملکوں سے بڑے بڑے مسلمان علماء آتے رہتے ہیں۔ مجھے ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے آج تک علم قرآن کا اتنا بڑا عالم نہیں دیکھا جتنا حکیم نورالدین تھے۔ باقی وہ قادیانی کیوں ہوئے اس پر پھر کبھی باتیں ہونگی"۔

صفحہ ۳۱۰ پر لکھتے ہیں:

"اس کے باوجود کہ حکیم نورالدین، مرزا غلام احمد کو مسیح موعود مانتے تھے اور مسلکاً احمدی و قادیانی تھے، مولانا سندھی ان کی علمی عظمت کے برابر قائل رہے۔ راقم الحروف کا خیال ہے کہ مولانا جب ان سے ملنے قادیان جاتے تھے تو وہ ان کی قرآن فہمی اور قرآن سے ان کی غیر معمولی محبت سے بہت متأثر ہوتے"۔

صفحہ ۴۰۰ پر تحریر کرتے ہیں:

"حکیم نورالدین، مرزا غلام احمد کے ان تمام دعاوی کو مانتے تھے۔ وہ انہیں امام، مجدد دین، مسیح موعود اور غیر تشریعی نبی تسلیم کرتے ہیں"۔

پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

"مولوی نورالدین ایسے بے نظیر عالم اور صاحب فضل شخص کا مرزا غلام احمد جیسے شخص کا مرید اور عقید تمند بن جانا بظاہر عجیب سا معلوم ہوتا ہے"۔

پھر لکھتے ہیں:

"مولوی نورالدین قرآن کے بہت بڑے عالم تھے۔ انہیں قرآن سے انتہائی شغف تھا۔ انہیں یہ لگن تھی کہ جس طرح بھی ہو قرآن کی اشاعت ہو۔ اس کی خوبیوں سے لوگوں کو آشنا کیا جائے۔ ان کو قرآن کی دعوت دی جائے اور انہیں قرآن کے اصولوں پر اپنی زندگیاں ڈھالنے پر آمادہ کیا جائے"۔

پھر صفحہ ۴۰۱، ۴۰۲ پر لکھتے ہیں:

"مولانا سندھی کا کہنا تھا کہ مولوی نورالدین صاحب بیتاب تھے کہ کسی طرح قرآن کی دعوت کو عام کریں۔ وہ خود اس دعوت کے امام بننے کی ہمت نہ رکھتے تھے۔ حسن اتفاق سے ان کو مرزا صاحب جیسی صاحب جرأت، اولوالعزم اور اپنے اوپر پورا اعتماد رکھنے والی شخصیت مل گئی جس کے اعتماد کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے آپ کو مامور من اللہ سمجھتے اور مہدی کے آنے کے بارہ میں جن احادیث کا ان دنوں بڑا چرچا تھا ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیتے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب کو پیشوا اور امام ماننے میں مولوی صاحب کو مطلق کوئی تامل نہ ہوا۔ کیونکہ وہ ان کی قیادت میں اپنے نقطۂ نظر کے مطابق قرآنی دعوت کو عام اور دین حق کی خدمت کر سکتے تھے۔ اور اس کام کے لئے جن اوصاف کی وہ اپنے اندر کمی پاتے تھے مرزا صاحب کی شخصیت میں وہ خوبیاں انہیں بدرجہ اتم مل گئی تھیں"۔

ایک اور موقع پر مولانا نے کہا:

"میں مولوی نورالدین کو واقعی بڑا آدمی سمجھتا ہوں۔ میں ان کے علم تفقہ فی الدین، خلوص، ایثار، بے غرض خدمت دین اور سب سے بڑھ کر ان کا اپنے آپ کو ایک مقصد کے لئے وقف کر دینا۔ ان چیزوں کا میں بڑا معترف ہوں۔ ان کے مقابلے میں مرزا غلام احمد کی شخصیت میں علمی و فکری گہرائی کم ہے اور باطنیت کی بجائے ان کا سارا زور خارجیت پر ہے"۔

پھر یہ مولوی محمد سرور صفحہ ۴۰۳ پر تحریر کرتے ہیں کہ:

"مولانا سندھی، مولوی نورالدین کی عقلیت پسندی کے فکری رجحان پر بہت زور دیتے تھے۔ صاحب فہم تھے۔ ان کو قرآن پر بڑا عبور تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن کی تعلیمات کو جدید عقلی انداز میں دنیا کے معقولیت پسند انسانوں کے سامنے پیش کریں۔ وہ صحیح معنوں میں اس طرح جہاد بالقرآن کرنا چاہتے تھے۔ مرزا صاحب میں یہ عقل نہ تھی۔ وہ علم و حکمت کی بجائے دعاوی اور مناظروں و مباہلوں پر زور دیتے تھے۔ بدقسمتی سے مولوی صاحب میں خودی کی کمی تھی۔ وہ خود قرآن کی اس عقلی تحریک کے بانی نہیں بن سکتے تھے۔ انہوں نے مرزا صاحب کا تابع بن کر اس تحریک کو چلانے کا سوچا"۔

غرضیکہ ان تمام تحریرات سے مولوی محمد سرور سابق استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حکیم مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ) قرآن حکیم کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان جیسا علوم قرآن کا اتنا بڑا عالم اسلامی دنیا میں موجود نہیں۔ آپ بے نظیر عالم اور صاحب فضل تھے۔ انہیں قرآن سے انتہائی شغف تھا۔ ان فقرات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نہ صرف قرآن کو سمجھنے والے تھے بلکہ وہ قرآن سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور اگر کوئی قرآن کو سمجھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے تو پھر وہ بے عمل نہیں رہ سکتا۔ آپ ایک انتہائی باعمل قرآن حکیم کے احکامات پر چلنے والے انسان تھے۔ اور یہ قرآن کے ہی احکام ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ یہ قرآن کے ہی احکام ہیں کہ سچ بولو، بددیانتی نہ کرو، خدا کا خوف کرو، تقویٰ اختیار کرو، اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو، ذاتی اغراض پر خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو قربان نہ کرو۔ یہ قرآن ہی کا حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (سورۃ الحج: ۳۱)۔ اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ لیکن مولوی محمد سرور اور عبیداللہ سندھی کے ہاں گویا دینی اغراض کے لئے بددیانتی کرنا، جھوٹ بولنا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ نہ کرنا، قرآن حکیم کے احکامات سے گریز کرنا کوئی بُری بات نہیں ہے اور تقویٰ کے خلاف نہیں ہے۔

ایک طرف تو یہ دونوں صاحبان حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کو قرآن سے محبت کرنے والے، قرآن کے عالم اور باعمل کرنے والے انسان سمجھتے تھے اور دوسری طرف ان کو (نعوذباللہ) بددیانت اور جھوٹ بولنے والے سمجھتے تھے کہ (نعوذباللہ) احکامات الٰہیہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی ذاتی اغراض کے مدنظر حضرت مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) کو پیشوا اور امام ماننے میں مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ کو مطلق کوئی تامل نہ ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی روحانی آنکھ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود اور مہدیؑ کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہی امام الوقت ہیں، آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے سلام پہنچایا تھا۔ آپ ہی میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جو انبیاء میں ہوتی ہیں۔ آپ ہی غیر تشریعی نبی نہیں۔ آپ ہی کے ذریعہ اسلام دوبارہ زندہ ہوگا۔ آپ ہی کے ذریعہ قرآن کی تعلیم دوبارہ دنیا میں پھیلے گی۔ آپ ہی ہیں کہ جن کا ایک مدت سے انتظار تھا۔ پھر حکیم نورالدینؓ نے مرزا غلام احمد علیہ السلام سے معارف قرآن حکیم سیکھے۔ قرآن سے محبت سیکھی اور وہ راز جو برسوں سے پوشیدہ تھے ان سے آگاہ ہوئے۔ پھر اس امام الوقت کی محبت میں جذب ہوئے اور ہجرت کر کے قادیان میں سکونت اختیار کر لی اور اس طرح اپنے آقا کے قدموں میں زندگی گزاری۔

......☆......☆......☆

اب اس کتاب کے چند مزید فقرات پر کچھ عرض کروں گا۔ چونکہ ان فقرات کے جواب میں ایک روحانی لذت ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ اس کا جواب قارئین کی خدمت میں پیش کروں۔

مولوی محمد سرور صاحب اس کتاب کے صفحہ ۴۰۵ پر رقمطراز ہیں:

"احمدیوں کے قادیانی فرقے کے ہاں خوابوں، دعاؤں، پیشگوئیوں، الہاموں، نیز نمازوں میں رقت وگریہ، لمبے لمبے سجدوں اور رکوعوں اور اسی طرح کی خارجی یعنی نمائشی مذہبی چیزوں پر بہت زور دیا جاتا ہے چنانچہ ان کے اخبارات ورسائل اور کتابیں تک ان سے بھری ہوئی ہیں"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازوں اور دعاؤں پر بہت زور دیتے ہیں۔ اسی طرح لمبے لمبے سجدوں اور رکوعوں کو بہت اہم سمجھتے ہیں اور اس کے تسلیم کرنے میں کسی احمدی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا بلکہ اس پر اس کو فخر حاصل ہے۔

نماز کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن اس کی تکمیل خشوع وخضوع، گریہ وزاری، لمبے لمبے

سجدوں جس میں وہ اپنے خداتعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں کر سکیں ، لمبے لمبے رکوعوں جس میں اپنے محبت کرنے والے کو ہر طرح سے یاد کر سکیں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر تو نمازیں خالی ٹکریں ہیں اور شاید یہ وہی نمازیں ہونگی جن کو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کے منہ پر مارتا ہے۔

نماز کا پڑھنا تو حکم ہے لیکن اس کے ادا کرنے میں محبوب کی قربت کی لذت ہے۔ اور وہ کونسا ذی ہوش انسان ہوگا جو لذت کو کم کرنے کی کوشش کرے گا۔ سوائے اس شخص کے جو لذت سے آگاہ نہ ہو۔ جو مولوی نماز کی حقیقت کو ہی نہیں سمجھ سکا اس کے لئے تو چند منٹ کا رکوع اور سجدہ بھی بہت لمبا نظر آئے گا اور رقت و گریہ وزاری کو لغو سمجھے گا۔ یہ رقت، گریہ وزاری محض کسی شے کے حصول کے لئے نہیں ہے بلکہ بعض اوقات محبت اور ممنونیت آنکھوں میں آنسو لے آتی ہے۔ جوں جوں محبت بڑھتی جاتی ہے توں توں ذکر الٰہی پر آنکھوں کا تر ہو جانا ایک قدرتی اور لازمی امر ہے۔ مذہب کی غرض و غایت تعلق باللہ ہے۔ مذہب کی روح اور زندگی کا واحد مقصد اپنے مالک حقیقی سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ وہ شخص جس نے اس مقصد کو نہ پہچانا اس نے زندگی ضائع کر دی۔ بعض اوقات آنسو اپنے گناہوں کے اعتراف میں احساس ندامت لے آتے ہیں۔ بعض اوقات ان کی پشیمانی رُلاتی ہے۔

ایک دفعہ ایک ہندو دوست مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو پوچھنے لگے کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ میرے یہ دوست باذوق انسان تھے۔ اردو شاعری سے بہت شغف تھا اور فارسی زبان کی بھی تھوڑی بہت شدھ بدھ رکھتے تھے لیکن بات ۳۰ سیکنڈ سے زیادہ دیر نہیں سن سکتے تھے۔ اور ذہنی طور پر غائب ہو جاتے تھے۔ آنکھیں تو کھلی رہتی تھیں لیکن دماغ کہیں اور چلا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں ان کو مکمل جواب دینا بڑی مشکل بات تھی کہ پہلے تو انہیں یہ بتایا جائے کہ عام مسلمانوں کے کیا عقائد ہیں اور ان کے نزدیک اس کی کیا وجوہات ہیں اور پھر احمدیوں کے کیا عقائد ہیں اور پھر ان کی وجوہات و دلائل کیا ہیں۔

مجھے یقین تھا کہ وہ میرے دو تین فقرے تو سن سکتے ہیں لیکن اس سے زیادہ سن نہ پائیں گے۔ مَیں بولتا رہوں گا، دلائل وجوہات سمجھاتا رہوں گا اور یہ ہوں، ہاں کرتے رہیں گے لیکن دماغ کہیں اور ہوگا۔ اور میری ایک بات بھی ان کے پلے نہیں پڑے گی۔ چنانچہ مَیں نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عرض کیا کہ جماعت احمدیہ اور غیر از جماعت مسلمانوں میں یہ فرق ہے کہ ۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

احمدی لذت آشنائی سے واقف کر دئے گئے ہیں اور باقی مسلمان لذت آشنائی سے بے بہرہ ہیں۔ میرے دوست کہنے لگے معاف کیجئے گا مَیں سمجھا نہیں۔ مَیں نے پھر عرض کیا کہ عام مسلمانوں میں چند ایک کے سوا اکثریت کے دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت سے خالی ہو چکے ہیں۔ اور یہی وہ محبت ہے جو زندگی کا مقصد تھی۔ ہم لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بانی سلسلہ احمدیہ ہیں اس محبت سے دوبارہ آگاہ کر دیا ہے اور ہر وہ بات اور ہر وہ گر بتا دیا ہے جس سے یہ محبت پیدا ہو اور پھر بڑھ جائے۔ یہ اسی خداتعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کا نتیجہ ہے کہ ہم لوگ دنیا پرستی، اس کی لذتوں اور کشش دنیا سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ مَیں نے بات ختم کی تو کہنے لگے کہ ہاں مَیں سمجھ گیا۔

ہماری گریہ و زاری ، ہمارے آنسو صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کے آئینہ دار ہیں اور اگر ہمارے آنسو نہ بہیں تو ہم لوگ فکر مند ہو جاتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرنا، لمبے لمبے سجدے کرنا اور رکوعوں میں دیر تک جھکے رہنا، دعاؤں کی طرف خاص توجہ دینا یہ ہمیں کس نے سکھایا ہے۔ یہ ساری باتیں اس جماعت کا خاصہ کیوں ہیں۔ یہ علم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دیا اور بتایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کا طریقہ تھا کہ حضور نمازوں میں گریہ وزاری کرتے تھے۔ لمبے لمبے سجدے اور رکوع کرتے تھے۔ ہروقت ، چلتے پھرتے ، اٹھتے بیٹھتے دعاؤں میں مصروف رہتے تھے اور اپنی توجہ ہروقت اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خوش نصیب ہے وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے رو دے اور خوش نصیب ہے وہ دل جو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اس کے ڈر سے لرز جائے۔ اور جسے یہ حاصل ہے اسے ایک نعمت عظمیٰ حاصل ہے۔ جتنی زیادہ خدا کی محبت دل میں جاگزیں ہوگی اسی نسبت سے اس کا خوف غالب ہوگا"۔

یہ خوف پولیس، فوج یا مارے جانے ، زخمی ہو جانے کے خوف کی طرح کا نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے چھن جانے کا خوف ہے۔ کہیں مَیں کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھوں جس سے میرا اللہ مجھ سے ناراض ہو جائے۔ میرے منہ سے کوئی ایسا جملہ نہ نکل جائے جو اللہ کو ناپسند ہو۔ اس ڈر کو تقویٰ بھی کہتے ہیں۔ یہی وہ خوف ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "خوش نصیب ہے وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے رو دے"۔

مولوی محمد سرور سابق استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔ مؤلف کتاب افادات وملفوظات حضرت مولانا عبیداللہ سندھی ، جن باتوں کو یعنی نمازوں میں رقت و گریہ ، لمبے لمبے سجدوں اور رکوعوں کو اپنی جہالت اور روحانی بصارت سے اندھا ہونے کی وجہ سے "خارجی یعنی نمائشی مذہبی چیزیں" لکھتے ہیں۔ اس کے متعلق مَیں حضرت خاتم الانبیاء، محبوب کبریاء حضرت رسول اکرم ﷺ کے چند واقعات درج کرتا ہوں۔

دیکھو جامع ترمذی شریف ۔بمعہ ترجمہ ناشران محمد سعید اینڈسنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ ، کراچی پاکستان جلد دوم صفحہ ۹۰۳۔۹۰۴ باب ۴۵ حدیث نمبر ۲۳۰۷۔ما جاء فی بکاء رسول اللہ ﷺ۔

حضرت عبداللہؓ بن شخیر کہتے ہیں کہ مَیں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اکرمؐ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۳۰۸:

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف سناؤ۔ مَیں نے عرض کیا حضورؐ آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے اور آپؐ ہی کو سناؤں؟۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا میرا دل تو چاہتا ہے کہ دوسرے سنوں۔ مَیں نے سنانا شروع کیا اور سورۃ النساء پڑھنی شروع کی۔ میں جب اس آیت پر پہنچا کہ ﴿فَكَيْفَ اِذَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (اور ان کا کیا حال ہوگا جب ہر ایک جماعت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے)۔ تو مَیں نے حضورؐ کے چہرہ کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہ رہی تھیں۔

حدیث نمبر ۳۰۹: عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ سورج گہن لگا۔ حضور مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز شروع فرما کر اتنی دیر کھڑے رہے گویا رکوع کا ارادہ ہی نہیں ہے اور پھر رکوع اتنا طویل کیا کہ گویا رکوع سے اٹھنے کا ارادہ ہی نہیں ہے اور پھر رکوع کے بعد سر اٹھا کر قومہ میں اتنی کھڑے رہے گویا سجدہ کرنا ہی نہیں ہے۔ پھر سجدہ کیا اور اس میں سر مبارک زمین پر اتنی دیر تک رکھے رہے گویا سر مبارک اٹھانا ہی نہیں۔ اسی طرح سجدہ سے اٹھ کر جلسہ اور پھر جلسہ کے بعد دوسرے سجدے میں۔ غرض ہر ہر رکن اس قدر طویل تھا کہ گویا یہی رکن آخیر تک کیا جائے گا اور کوئی دوسرا رکن نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھی اور آخری سجدہ میں شدت غم اور جوش سے سانس لیتے تھے اور روتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کرتے تھے کہ اے اللہ! تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میری موجودگی تک امت پر عذاب نہ ہوگا"۔

اب مَیں خوابوں کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔

حدیث بخاری کتاب التعبیر ناشر حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ، ۳۸/اردو بازار لاہور۔ باب ۱۰۶۰۔ حدیث نمبر ۱۸۷۰۔

"رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی"۔

اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعہ سے اپنے بندے پر اپنی موجودگی کا اظہار کرتا ہے اور اَنَا الْمَوْجُوْد کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ اگر کبھی کبھی کوئی سچی خواب آ جائے تو یہ کسی نیکی و تقویٰ کی علامت نہیں ہے بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور وہ زندہ و قادر خدا ہے۔ اور وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس کی طرف آئیں۔ لیکن اگر سچے خوابوں کی تعداد بڑھتی جائے اور اللہ تعالیٰ بار بار کشوف صادقہ سے نوازے اور پھر الہامی چشمہ سے مالا مال کر دے اور فیضان الٰہی کے دروازے کھول دے تو پھر انسان اپنے مقصد حقیقی کو پا جاتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ کے افراد اس فکر میں رہتے ہیں کہ ان کا تعلق ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوا ہے یا نہیں اور وہ اس دعا کا ورد کرتے رہتے ہیں کہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ اور ہمیں وہ طریقے بتا کہ تیرا قرب حاصل ہو اور تیری محبت ملے۔ تو یہ ایک حُسنِ کردار کی بات تھی نہ کہ طنزیہ چوٹ کی۔ جب دل کا آئینہ صاف نہ ہو تو دوسرے کی ہر اچھی بات بھی بری لگتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب ہی دکھایا تھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ (بحوالہ قرآن مجید اور بخاری حدیث باب ۱۰۶۵)۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی خواب ہی میں دکھایا گیا تھا کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ (حوالہ قرآن مجید اور بخاری باب ۱۰۶۶)

پھر جیل کے قیدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب خبر دی تھی جس کی تعبیر انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے پوچھی تھی۔

(حوالہ قرآن مجید و حدیث بخاری ۱۰۶۸)

پھر عزیز مصر کو بھی اللہ تعالیٰ نے خواب ہی میں دکھایا تھا کہ جس کی تعبیر کے لئے حضرت یوسفؑ ہی کو بلایا گیا تھا۔

(حوالہ قرآن مجید و حدیث بخاری ۱۰۶۸)

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے کہ جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا چاہئے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

(حدیث بخاری ۱۸۷۳)

اللہ تعالیٰ کا یہ ایک احسان عظیم ہے کہ جماعت احمدیہ اسوہ رسول ﷺ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر روتی ہے اور نمازوں میں گریہ وزاری کرتی ہے اور محبت اور ممنونیت کے جذبات سے مغلوب ہو کر آنکھوں سے جھڑی لگا دیتی ہے۔

اے اللہ ہم لوگوں کو اپنی سچی محبت عطا کر اور ان لوگوں کی محبت عطا کر جن سے تو محبت کرتا ہے اور اپنی محبت میں ہماری آنکھوں کو ہمیشہ نم رکھ۔ آمین۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کے متفرق واقعات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۵؍فروری ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت ایک مضمون (مرتبہ مکرم شکیل احمد ناصر صاحب) میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کے متفرق واقعات درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے جو واقعات قبل ازیں ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت نہیں بنے، وہ ہدیۂ قارئین ہیں:

مکرم محمد عمر بشیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۶ء میں میرے والدین ڈھاکہ سے کراچی آئے ہوئے تھے۔ حضورؓ بھی ان دنوں کراچی میں تشریف فرما تھے۔ میرے والدین نے حضورؓ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ میرے والد صاحب کو گلے میں کئی دنوں سے سخت تکلیف تھی۔ معروف ڈاکٹروں نے اس تکلیف پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ اپریشن ہی اس کا علاج ہے لیکن اپریشن بھی کم ہی کامیاب ہوتا ہے۔ ملاقات کے دوران حضورؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تو حضورؓ نے فرمایا اچھا میں دعا کروں گا۔ والدہ صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور! ان کو یہاں تکلیف ہے۔ حضورؓ نے جب نظر اٹھائی اور گلے کو دیکھا تو والدہ صاحبہ کہنے لگیں: حضور! ابھی دعا کردیں۔ حضورؓ مسکرادیئے اور دعا کی۔ حضورؓ کے توجہ فرمانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے والدین ابھی حضورؓ کی کوٹھی سے باہر ہی نکلے تھے کہ والد صاحب کہنے لگے کہ مجھے آرام محسوس ہوتا ہے اور جب گلے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو نہ وہاں گلٹی تھی اور نہ ہی درد تھا۔

دریائے بیاس کے کنارے واقع گاؤں بھٹیاں کے نمبردار ایک سکھ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ پر قتل کا جھوٹا مقدمہ چلایا گیا جس پر بہت پریشانی ہوئی۔ بعض احمدی دوستوں کے کہنے پر مَیں قادیان آیا اور حضورؓ سے مل کر حالات بیان کرکے دعا کے لئے عرض کی۔ مرزا صاحب نے میرا نام دریافت کیا اور بغیر کوئی مزید بات کہے گھر تشریف لے گئے۔ مَیں نے دوستوں سے کہا کہ حضورؓ نے صرف میرا نام دریافت کیا ہے لیکن دعا کا وعدہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضورؓ ضرور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کے طفیل آپ کو بَری کردے گا۔ پھر مَیں گاؤں چلا گیا۔ چند دن بعد مَیں نے خواب میں عدالت میں خود کو دوسرے ملزموں کے ساتھ دیکھا۔ مجسٹریٹ نے صرف مجھے آواز دے کر پکارا، کسی اَور کو نہیں بلایا۔ چند دن بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی تو بعینہٖ ایسا ہی ہوا کہ مقدمہ کے دوران مجسٹریٹ نے صرف میرا نام لے کر پیش ہونے کے لئے آواز دی۔ اس کے بعد بھی جتنی پیشیاں بھی ہوئیں سب میں مجسٹریٹ نے صرف میرا نام لے کر پکارا جبکہ باقی ملزمان بھی میرے ساتھ ہی کھڑے ہوتے تھے۔ یہ دیکھ کر میرے وکیل نے تو کہہ دیا کہ باقیوں میں سے شاید کوئی بری ہوجائے لیکن تمہیں ضرور سزا ملے گی۔ مگر خدا کی شان کہ جب فیصلہ سنایا گیا تو صرف مَیں ہی بَری کیا گیا جبکہ باقی تمام ملزموں کو سزا ہوگئی۔

مکرم شیخ فضل حق صاحب آف واہ کینٹ نے بیان کیا کہ ۱۹۴۸ء میں میری اہلیہ کی بیماری طوالت پکڑ گئی۔ سول ہسپتال راولپنڈی کے ڈاکٹر نے بہت مہنگے ٹیکے تجویز کئے جو پچاس روپے میں پانچ آتے تھے اور صبح و شام لگتے تھے۔ میری مالی حالت ٹھیک نہیں تھی، بڑا پریشان ہوکر حضورؓ کو دعا کے لئے خط لکھا تو ایک دم لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ ایکسرے کروالیں پھر مزید علاج ہوگا۔ اگلے روز ہی مَیں بیوی کو لے کر ہسپتال پہنچا۔ ایکسرے کروایا۔ اُسی روز حضورؓ کا جواب موصول ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ کو مکمل صحت دے گا اور دیگر مشکلات کو بھی حل کرے گا۔ دل کو تسلّی ہوئی۔ ایکسرے لے کر لیڈی ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اُس نے دیکھ کر کہا کہ آپ کی اہلیہ بالکل ٹھیک ہیں، آپ کو مبارک ہو۔

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر کا تعلق انصاری قبیلہ خزرج سے تھا۔ آپؓ کی دو بیٹیاں تھیں۔ ۱۳نبوی میں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوکر اسلام قبول کیا۔ اس وقت جو بارہ اشخاص نقیب بنائے گئے، آپؓ بھی ان میں شامل تھے۔ آپؓ کو اپنے قبیلہ بنوثعلبہ کا نقیب مقرر کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھی اسی قبیلہ کا نقیب مقرر کیا گیا۔ ہجرت کے بعد مؤاخات قائم ہوئی تو آپؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بھائی بنائے گئے۔ آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سامنے اپنا نصف مال گن کر رکھ دیا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں، مَیں ایک کو طلاق دیدیتا ہوں، آپ اُس سے شادی کرلیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آپؓ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ خدا یہ سب کچھ تمہیں مبارک کرے۔

حضرت سعدؓ کے بارہ میں علم نہیں کہ وہ غزوہ بدر میں شریک ہوسکے یا نہیں۔ تاہم غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ جنگ ختم ہونے پر آنحضورﷺ نے فرمایا کہ کوئی جاکر دیکھے کہ سعد بن ربیع کا کیا حال ہے کیونکہ مَیں نے انہیں لڑائی کے وقت دشمن کے نیزوں میں بُری طرح گھرا ہوا دیکھا ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ابی بن کعبؓ گئے اور میدان جنگ میں سعدؓ کا نام لے کر آوازیں دینی شروع کیں لیکن کوئی سراغ نہ ملا۔ واپس آنے سے پہلے انہوں نے بلند آواز سے پکارا کہ مجھے رسول اللہﷺ نے سعد کی طرف بھیجا ہے۔ اس پر سعدؓ نے دھیمی آواز میں کہا کہ مَیں یہاں ہوں۔ دیکھا گیا تو سعدؓ مقتولین کے ایک ڈھیر میں نزع کی حالت میں تھے۔ آپؓ نے اس حالت میں کہا کہ رسول اللہﷺ سے میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ خدا کے رسولوں کو جو ان کے متبعین کی قربانی اور اخلاص کی وجہ سے ثواب ملا کرتا ہے، خدا آپ کو وہ ثواب سارے نبیوں سے بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے اور آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور میرے بھائی مسلمانوں کو بھی میرا اسلام پہنچانا اور میری قوم سے کہنا کہ اگر تم میں زندگی کا دَم ہوتے ہوئے رسول اللہﷺ کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر سعدؓ نے جان دیدی۔ آپؓ کے جسم پر نیزوں کے بارہ زخم تھے۔

جب سعدؓ کی وصیت کے الفاظ آنحضورﷺ کو پہنچائے گئے تو آپؐ نے فرمایا: ''خدا ان پر رحم کرے، زندگی اور موت دونوں میں خدا کے دین کی خیرخواہی مدّنظر رہی''۔ جب تدفین کے بعد دو دو صحابہؓ اکٹھے دفن کئے گئے تو سعدؓ کو آپؓ کے چچا خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر کے ساتھ دفن کیا گیا۔

حضرت سعدؓ ایک متمول آدمی تھے لیکن آپؓ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ شہادت کے بعد عرب کے دستور کے مطابق آپؓ کے ایک بھائی نے ساری جائیداد پر قبضہ کرلیا اور آپؓ کی بیوہ اور دونوں لڑکیاں بے سہارا رہ گئیں۔ ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ آنحضورﷺ پر ورثہ کے متعلق احکام نازل ہوئے چنانچہ اس کے مطابق ورثہ تقسیم کیا گیا۔

حضرت سعدؓ کا تعلق ایک رئیس خاندان سے تھا جہاں تعلیم کا خاص اہتمام ہوتا تھا۔ آپؓ کی ایک صاحبزادی حضرت امّ سعیدؓ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا کپڑا اچھادیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور تم سے بہتر تھا۔ پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا کہ اُس نے آنحضرتﷺ کے زمانہ میں جنت کا راستہ لیا اور ہم تم یہیں باقی رہ گئے۔

حضرت سعدؓ کے بارہ میں یہ مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۰؍جنوری ۲۰۰۲ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

ربوہ کی توسیع شدہ مساجد

☆ ۲۱؍مارچ ۱۹۵۸ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کا افتتاح فرمایا تھا اور اُسی روز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ہسپتال کے احاطہ میں مسجد یادگار کا سنگ بنیاد رکھا جو اُس مقام پر تعمیر کی گئی جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۰؍ستمبر ۱۹۴۸ء کو سرزمین ربوہ میں تشریف لانے کے بعد سب سے پہلی نماز پڑھائی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مسجد مبارک قادیان کی وہ اینٹ نصب فرمائی جس پر حضرت مصلح موعودؓ نے دعا کی تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اولاد نے امسال صدر انجمن احمدیہ کی اجازت سے مسجد یادگار کی مرمت، اضافہ اور تزئین نو کے امور سرانجام دیئے۔ یکم فروری ۲۰۰۲ء کو کام شروع ہوا اور ۲۱؍مارچ کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نماز مغرب ادا کرکے مسجد کی تزئین نو کا افتتاح فرمایا۔

☆ ۲۳؍مارچ ۲۰۰۲ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے مسجد انوار دارالصدر شمالی کی توسیع شدہ عمارت کا افتتاح نماز عصر پڑھا کر فرمایا۔ نماز کے بعد ایک تقریب میں مکرم چودھری نذیر احمد صاحب نگران تعمیر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ۱۹۵۹ء سے قبل مکرم پروفیسر محمد ابراہیم ناصر صاحب کے مکان کے برآمدہ میں نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ پھر مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب کی تجویز پر یہ قطعہ خریدا گیا اور ایک کچی مسجد تعمیر کی گئی۔ ۱۹۶۵ء میں اس کو پختہ تعمیر کیا گیا۔ ۱۹۹۵ء میں اس کی توسیع کرکے مستورات کے لئے ایک ہال تعمیر کیا گیا۔ یہ عمارت بھی ناکافی تھی چنانچہ گزشتہ سال تین ہزار مربع فٹ کا ایک اَور وسیع ہال تعمیر کیا گیا اور صحن کو مزید کشادہ اور پختہ کیا گیا، جس کا افتتاح اب کیا جارہا ہے۔

☆ ۲۳؍مارچ ۲۰۰۲ء کو مسجد الحبیب کا افتتاح بھی عمل میں آیا جو دارالنصر غربی میں واقع تحریک جدید کے جدید کوارٹرز میں تعمیر کی گئی ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد ۱۵؍مئی ۲۰۰۰ء کو مکرم چودھری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رکھا تھا اور افتتاح مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھا کر فرمایا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۸؍نومبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم اکرم محمود صاحب کی نظم ''نذرِ اسیرانِ راہ مولیٰ'' سے انتخاب پیش ہے:

آنکھوں میں ستارہ ہے ہتھیلی پہ دیا ہے
اِک شخص کہ ظلمات سے لڑنے کو چلا ہے
منسوب جو اس سے ہے نہ لکھا نہ کہا ہے
اس جبرِ مسلسل پہ بھی راضی برضا ہے
اس عہد کی مہکار کا ٹھہرے گا حوالہ
وہ پھول جو زندہ کی سلاخوں پہ کھلا ہے

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
13/09/2002 – 19/09/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 13th September 2002
13 Tabook 1381
05 Rajab 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran Class: Lesson No. 33
Presented by Qari Muhammad Ashiq
Presentation of MTA Studios, Pakistan.
01.30 Majlis-e-Irfan: Q/A Session with Huzoor
Rec: 11.05.01
02.30 MTA Sports: Kabadee Match
Gujranwala vs Faislabad
03.15 Around the Globe: An English Documentary
'Exploring Costa Rica'.
Courtesy of MTA Studios, Pakistan
04.15 Seerat un Nabi (saw): Discussion Programme
Hosted by Saud Ahmad Khan
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.93
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, MTA News
06.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.258
Rec:11.03.97
07.35 Siraiki Prog: Seerat un Nabi (saw)
Hosted by Jamal-ud-Din Shams
08.45 Majlis-e-Irfan: Q/A Session with Huzoor ®
Rec: 11.05.01
09.35 Ta'aruf: Interview of a new Ahmadi
10.05 Dars-e-Hadith
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.20 Seerat un Nabi (saw): Discussion Programme®
Hosted by Saud Ahmad Khan
12.00 Friday Sermon - LIVE
From Fazl Mosque London
13.05 Tilawat, MTA News, Dars Malfoozaat
14.00 Mulaqaat: With Bengali Speakers.
Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.05 Friday Sermon ®
Rec:13/09/02
16.05 French Service: Various Programmes
17.05 German Service: Various Items
18.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.258 ®
19.05 Arabic Service: Various Items
20.05 Yassarnal Quran Class: Lesson No. 33 ®
20.35 Majlis-e-Irfan: Q/A Session with Huzoor ®
21.35 Friday Sermon ®
22.35 Dars e Hadith ®
22.50 Homeopathy Class: Lesson No.93

Saturday 14th September 2002
14 Tabook 1381
06 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00 Yassarnal Qur'an: Programme No.31
By Qari Muhammad Ashiq
01:25 Q&A Session with English speaking friends.
And Hadhrat Khalifatul Masih IV
02:35 Kehkashaan: Discussion
Topic: "Amanat".
03:10 Urdu Class: Lesson No.456
Rec:12.02.99
04:25 Learning French: Lesson No: 33
Presented by Naveed Marty
04:55 Mulaqaat with German speaking Guests.
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:05 Tilaawat, News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab, Session No: 259
Rec:12.03.97
07:30 Classe des Enfants: From Mauritius
08:40 Dars-ul-Qur'an, Session No:6
Rec:16.01.97.
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:25 Kehkashaan: Discussion ®
Topic: 'Amanat'.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:50 Urdu Class: Lesson No.456 ®
Rec:12.02.99
14:15 Bangla Shomprochar: variety of programmes.
15:15 Children Class: With Huzoor
Rec: 07.09.02.
16:15 French Service: Classe des enfants ®
17:15 German Service: Various Items
18:20 Liqaa Ma'al Arab Session No: 259 ®
Rec: 12.03.97
19:25 Arabic Service: Various Items
20:20 Yassarnal Qur'an: Lesson No: 30 ®
Presentation of MTA Studios, Pakistan
20:40 Q & A Session ®
With Huzoor and English Speakers.
21:45 Children Class: With Huzoor ®
22:45 Mulaqaat: With German Speakers ®

Sunday 815th September 2002
15 Tabook 1381
07 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children Class: With Huzoor
Rec:28.04.01, Part 1.
01:30 Q/A with Huzoor and Urdu speaking guests.
Rec: 14.07.95.
02.30 Discussion: 'Reading the Holy Quran with
correct pronunciation'
03:20 Friday Sermon Rec: 13.09.02 ®
04:20 Tehrik-e- Ahmadiyyat: a quiz programme
Part No: 29.
05:00 Young Lajna and Naasiraat Mulaqaat:
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab session No: 260,
Rec: 13.03.97
07:45 Spanish Service: Friday Sermon by Huzoor
Rec: 08.02.02
08:55 Moshaa'irah: Poetry recital
An evening with Rasheed Qaisarani
09:45 Tehrik-e-Ahmadiyyat: Prog No: 29 ®
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:15 Discussion: 'Reading the Holy Quran' ®
12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan: Q/A With Huzoor
14:00 Bangla Shomprochar: Various items
15:05 Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat ®
16:05 Friday Sermon Rec:13.09.02 ®
17:05 German Service: Various Items
18:10 Liqaa Ma'al Arab session No: 260 ®
19:15 Arabic Service: Various Items
20:15 Children Class: With Huzoor ®
20:45 Q/A with Huzoor: Rec: 14.07.95 ®
22:55 Moshaa'irah: Poetry recital ®
22:50 Mulaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 16th September 2002
16 Tabook 1381
08 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00 Kudak: Children's programme No: 40
01:15 Hikaayaat-e-Shreen: "Children Science Club".
Topic: 'Plants and trees'.
01:25 Q/A Session with English speaking guests.
02:30 Ruhaani Khazaa'en: a quiz in Urdu.
On the books of Hadhrat Masih Maud (as)
03:20 Urdu Class: No. 457
Rec:13.02.99
04:30 Learning Chinese with Usman Chou.
05:00 Rencontre Avec Les Francophones:
Q/A with Huzoor and French speakers
06:05 Tilawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab session No: 261
Rec: 18.03.97
07:30 Chinese Programmes from Chinese Book
'Islam among religions'.
08:00 Invitation to Islam: An Urdu speech
By Maulana Sultan Mahmoud Anwar
08:45 Q/A Session: Huzoor and English Speakers®
09:50 Khutabaat-e-Imam: Quiz Programme
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:30 Safar Ham Nay Kiya: Travel documentary
Madiyaan, Pakistan
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50 Urdu Class: Lesson No.457 ®
14:05 Bangla Shomprochar: Various Items
15:10 Rencontre Avec Les Francophones: ®
16:10 French Service: Various Items
17:10 German Service: Various Items
18:10 Liqa Ma'al Arab: Session No.261 ®
19:10 Arabic Service: Various Items
20:10 Kudak: Programme No.40 ®
20:25 Q/A Session: Rec.08.05.94 ®
21:30 Ruhaani Khazna'en: Quiz Programme ®
22:15 Rencontre Avec Les Francophones: ®
23:15 Safar Ham Nay Kiya: 'Madiyaan', Pakistan ®

Tuesday 17th September 2002
17 Tabook 1381
09 Rajab 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
00.55 Children Prog.: Learning Hadith
Topic: 'Treatment of servants'.
01:35 Ilmi Khatabaat: 'Khilafat-e-Rashida
By Hadhrat Maulana Abul Ata
Jalsa Salana, Rabwah Pakistan in 1961.
02:30 Medical Matters: 'Joint Pains'
By Dr Mujeb ul Haq Khan
03:15 Around The Globe: 'The Solar System', Part 3
Courtesy of MTA Studios USA.
04:15 Lajna Magazine: Programme No: 29.
05:00 Bengali Mulaqaat: With Huzoor
06:00 Tilaawat, MTA International News.
Rec: 12.09.00
06.10 Tilawaat, MTA News
06:35 Liqa Ma'al Arab: Session No:262
Rec: 19.03.97
07:35 MTA Sports: Kabadee Match
Rabwah vs Hyderabad
08.05 Spotlight: An Urdu speech
'The blessings of Khilafat'
By Maulana Sultan Mahmoud Anwar
08:50 Dars-ul-Qur'an Session No. 9,
Rec: 20.01.97.
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:20 Medical Matters: ' Joint Pain' ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:50 Q/A Session with English speaking friends.
Rec: 24.04.94
13:55 Bangla Shomprochar: Various Items
15:00 German Mulaqaat: With Huzoor
16:00 Learning French: Lesson no. 26.
With Naveed Marty
17:00 German Service: Various Items
18:05 Liqaa Ma'al Arab Session No.262 ®
19:05 Arabic Service: Various Items
20:05 Children's Corner: Learning Hadith ®
20:50 Ilmi Khitabaat: 'Khilafat-e-Rashida' ®
21:50 Around The Globe: The Solar System, Part 3®
22:50 From The Archives, Friday sermon.
Rec: 07.08.98

Wednesday 18th September 2002
18 Tabook 1381
10 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
01:00 Guldastah: Children's Prog No.52.
01:30 Reply To Allegations Rec: 14.04.94.
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
02:35 Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth'
By Syed Tahir Ahmad
03:15 Urdu Class: No.458
Rec: 17.02.99
04:30 Safar Ham Nay Kiya: Travel Documentary
'Wadi-e-Kalash', MTA Pakistan.
05:00 From the Archives: Friday Sermon
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Prog No. 263,
Rec: 20.03.97
07:30 Swahili Service: Friday Service
08.55 Reply To Allegations: By Huzoor ®
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:20 Safar Ham Nay Kiya: 'Wadi-e-Kalash' ®
12:05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News.
12:45 Urdu Class: No. 458 ®
Rec: 17.02.99
14:00 Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05 From The Archives: Friday Sermon ®
16:10 French Mulaqaat: With Huzoor.
17:10 German Service: Various Items
18:15 Liqaa Ma'al Arab: Prog No.263 ®
19:15 Arabic Service: Various Items.
20:15 Guldasta: Programme No.52 ®
20:50 Reply To Allegations: By Huzoor ®
21:55 Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth' ®
22:25 From The Archives: Friday Sermon ®
23:25 Safar Ham Nay Kiya: ' Wadi-e-Kalash' ®

Thursday 19th September 2002
19 Tabook 1381
11 Rajab 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
01.00 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau Items
Presentation of MTA Studios, Pakistan.
01.35 Q/A Session: Huzoor and English speakers
Organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya, UK
02.30 Sanati Numaish: Annual Khuddam Exhibition
02.30 Al Maa'idah: Cookery Programme.
Presentation by Lajna Imaillah, Pakistan.
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.38
Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04.25 Computers for Everyone: Educational item.
By Mirza Ghulam Qadir
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.271
Rec: 23.09.98
06.05 Tilawat, MTA News
06.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.264
Rec: 25.03.97
07.35 Sindhi Service: Friday Sermon by Huzoor
08.40 Q/A Session: Rec: 29.03.98 ®
09.35 Spotlight: An Urdu lecture
10.15 Indonesian Service: Various items.
11.15 MTA Travel: 'The Hague'
11.30 Computers for Everyone: Educational item. ®
12.05 Tilawat, Dars e Haadith, MTA News
12.45 Q/A Session: Rec:14.07.95
13.55 Bangla Shomprochar: Various items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.271 ®
16.00 French Service: Various items.
17.00 German Service: Various items.
18.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.257 ®
19.05 Arabic Service: Daily items
20.05 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau Items ®
20.45 Q/A Session: With Huzoor ®
21.40 Sanati Numaish: Khuddam Exhibition ®
22.15 Al Maa'idah: Cookery Programme ®
22.35 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.271 ®
23.35 MTA Travel: 'The Hague'. ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, September 13, 2002 Issue No. 37

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

شہ لولاک مقصود کائنات فخر المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی آسمان معرفت پر جگمگانے والی بعض مبارک احادیث کا ترجمہ جو بالخصوص عصر نو کے لئے روشنی کا مینار اور خضر راہ ہیں۔ اے کاش آسمانی منادی کے زندگی بخش ارشادات پر عمل پیرا رہنے کی ہم سب کو سعادت نصیب ہو۔ آمین

تاجدارانِ خلافت کے لئے دعائے رسول

۱)...... (حدیث علی)۔ اے میرے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آکر میری احادیث اور میری سنت کی روایت کریں گے اور لوگوں کو میرے طریق عمل کی تعلیم دیں گے۔

(طبرانی بحوالہ کنزالعمال جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ بیروت)

......☆......☆......☆......

پرچم اسلام بلند کرنے والے

۲)...... فرمایا: قرآن پھیلانے والوں کی عزت کرو۔ جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔ قرآن کے حامل ہی اسلام کے علمبردار ہیں۔

(فردوس دیلمی بحوالہ جامع الصغیر للسیوطیؒ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱)

گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے ؟
دنیا میں آج حامل قرآن کون ہے؟

......☆......☆......☆......

ایک جامع حدیث

۳)...... حضرت عبداللہؓ بن مشفق سے مروی ہے کہ مَیں آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام عرفات میں رونق افروز تھے، مَیں نے حضورؐ کی اونٹنی کی باگ تھام لی اور عرض کیا: یارسول اللہ میرے دو سوال ہیں۔ اوّل تو یہ کہ کونسی چیز مجھ کو جہنم سے بچائے گی اور دوسرے یہ کہ کونسی جنت میں داخل کرے گی؟

آنحضرتؐ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: اگرچہ تم نے مختصر بات پوچھی ہے مگر درحقیقت بہت بڑی بات دریافت کی ہے۔ (اچھا سنو اور) یاد رکھو جس وقت اللہ کی عبادت کرو تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نمازیں ادا کرو، زکوٰۃ واجب ہو تو ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور جس معاملہ کو اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی کرو اور اپنے ساتھ جس برتاؤ کو بُرا سمجھتے ہو اس سے دوسروں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے گریز کرو۔

(ترجمہ اسدالغابہ جلد ۲ صفحہ ۵۴۔۵۵۔ از علامہ ابوالحسن علی الجزری ابن اثیر۔ ناشر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۱۳۸۰ھ)

......☆......☆......☆......

حصول جنت کا ایک آسان طریق

۴)...... حضرت ابو برزہؓ سلمی سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ حضور مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں پہنچا دے۔ فرمایا: عام راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دیا کرو۔ (کتاب زندگی ، اردو ترجمہ ۔الادب المفرد صفحہ ۱۰۳۔ از حضرت امام بخاری۔ طابع نفیس اکیڈیمی کراچی۔ طبع دہم اپریل ۱۹۸۳ء)

......☆......☆......☆......

پردہ پوشی کی عظمت رسول کائنات کی نظر میں

۵)...... (حضرت عقبہؓ بن عامر کی حدیث)۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کا عیب دیکھا اور اس پر پردہ ڈال دیا تو گویا اُس نے ایک زندہ درگور بچی کو قبر سے نکال کر اُسے دوبارہ زندگی بخشی۔ (ایضاً صفحہ ۲۳۰۔۲۳۱)

......☆......☆......☆......

میراثِ رسول عربیؐ

آخر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ مدینۃ النبیؐ کے ایک بازار میں تشریف لے گئے اور اعلان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں بیٹھے ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہاں؟ فرمایا: مسجد میں۔ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ کر مسجد میں جا پہنچے لیکن پھر جلد ہی لوٹ آئے اور کہا کہ وہاں تو کچھ بھی تقسیم نہیں ہو رہا ہے البتہ چند لوگ نمازیں پڑھ رہے تھے، بعض قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ فقہی مسائل پر مصروف گفتگو تھے۔ اس پر حضرت ابوہریرہؓ نے جو ارشاد فرمایا وہ ہمیشہ آبِ زر سے لکھا جائے گا۔ آپؓ نے انہیں یہ بصیرت افروز جواب دے کر دم بخود کر دیا کہ "تم لوگوں پر افسوس ہے۔ یہی تو تمہارے نبی کی میراث ہے"۔

(طبرانی الاوسط جلد ا صفحہ ۲۲۱۔ بحوالہ سیر الصحابہ جلد سوم صفحہ ۵۴۔ مرتبہ شاہ معین الدین ندوی۔ ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

......☆......☆......☆......

سبحان اللہ!! مہدیٔ دوراں نے صدائے ربانی بن کر اس دائمی صداقت اور ابدی حقیقت کی عکاسی اپنے اس پُرکیف اور وجد آفریں شعر میں پوری شان دلربائی سے فرمادی ہے ۔

جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

اللھم صل علی محمد وآل محمد۔

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ (نائیجیریا) کا دوسرا جلسہ سالانہ

(رپورٹ: مولوی ذکراللہ ایوب۔ مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ (نائیجیریا) کا دوسرا سالانہ جلسہ امسال ۱۵ سے ۱۷ فروری ۲۰۰۲ء کو Ibeju Agbe ہائی سکول اور R.C.M. پرائمری سکول میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ مولوی ذکراللہ ایوب صاحب نے جمعہ پڑھایا ۔مکرم داؤد راجی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نائیجیریا اور لیگوس سٹیٹ کے کمشنر فار ہیلتھ Dr. Leke Pitan افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

پہلا اجلاس

صبح گیارہ بجے پہلا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم عباس ارومنی (Romini) صاحب، صدر خدام الاحمدیہ نائیجیریا نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور خوش آمدید کہا۔ صدارت مولوی عبدالخالق صاحب کے نمائندے مکرم داؤد راجی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم داؤد راجی صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں مکرم مولوی عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج کی مصروفیت کی وجہ سے شرکت نہ کرسکنے پر معذرت کی ۔انہوں نے مزید کہا کہ جلسہ تربیت کے مقاصد بہت ہیں جس وجہ سے احباب کو زیادہ سے زیادہ ان جلسوں میں شرکت کرنی چاہئے۔ اور آنے والوں کے لئے بہت دعائیں کرکے ان کی حوصلہ افزائی کی۔

اس کے بعد پہلی تقریر خاکسار مولوی ذکراللہ ایوب نے کی۔ تقریر کا عنوان تھا "اسلام کل اور آج اور آئندہ"۔ دوسری تقریر مکرم T.O. Shoboyede صاحب نے کی جس کا عنوان تھا "Islam- a complete way of Life"

اس جلسہ کی تیسری اور آخری تقریر مکرم معلم محمد قاسم صاحب Oyekola نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر کی۔ جس میں افراد جماعت احمدیہ کو چندہ جات کے بروقت ادا کرنے کی طرف قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں اسی شہر کے چیف تشریف لائے اور دوسرے مسلمانوں نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

شام سات بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا ۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

دوسرا دن

جلسہ تربیت کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو صبح ساڑھے چار بجے مکرم معلم محمد جامع صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم و حدیث مکرم لقمان صاحب نے دیا جبکہ مکرم الابی (Alabi) صاحب نے درس ملفوظات دیا۔ اس کے بعد تین مختلف عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کا آغاز صبح نو بجے تلاوت و نظم کے ساتھ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ لیگوس سٹیٹ کی طرف سے مارشل آرٹس کا مظاہرہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد پہلی تقریر الحاج I.A.Anifowoshe صاحب نے اسلام میں جہاد کے موضوع پر کی ۔ دوسری تقریر مکرم معلم محمد جامع صاحب نے " دعا برایمان" کے موضوع پر کی۔

اجلاس کے آخر پر مکرم الحاج عبدالعزیز صاحب Balogun نے خطاب کیا۔ اختتامی دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر آڈیو ویڈیو کا ایک سٹال لگایا گیا تھا جس میں مختلف قسم کی آڈیو ویڈیو کیسٹس فروخت ہوتی رہیں۔

شعبہ نمائش نے بھی اپنا الگ ٹینٹ لگایا ہوا تھا جس میں کتابوں کی نمائش کے علاوہ جماعتی لٹریچر فروخت کے لئے پیش کیا گیا۔

شامل ہونے والے مرد و خواتین کی تعداد ایک ہزار تھی جن میں چار صد نومبایعین شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ تربیتی نقطہ نظر سے بہت ہی بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔